آؤ لوگو کہ یہین نور خدا پاؤ گے ✦ لو تمہین طور تسلی کا بتایا ہم نے

ریویو آف ریلیجنز

یعنی

دنیا کے مذاہب پر نظر

جلد اول ستمبر ۱۹۰۲ء نمبر ۹

فہرست مضامین

انجمن اشاعۃ اسلام قادیان نے انوار احمدیہ پریس قادیان دارالامان مین باہتمام شیخ

یعقوب علی تراب احمدی مالک مطبع چھپوا کر ۲۰ نومبر ۱۹۰۲ء کو شایع کیا۔

رسالہ ہذا کے متعلق ایک نئی تجویز

ابتدا مین جب انگریزی کیساتھ اردو رسالہ شایع کرنیکی تجویز ہوئی تھی تو بعض امور کو مدنظر رکھکر مجلس منتظمہ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ اردو رسالہ انگریزی سے دو ماہ بعد نکلا کرے چنانچہ اسی تجویز کیمطابق پہلا نمبر جو جنوری سنہ ۱۹۰۲ء مین نکلنا چاہئیے تھا مارچ سنہ ۱۹۰۲ء مین شایع ہوا لیکن تجربہ سے یہ معلوم ہوا ہی کہ یہ توقف اردو رسالہ کے مفید بنانے مین ایک بڑی روک ہے۔ اور اردو خوان احباب کو مضامین بجائے تازہ بتازہ ملنے کے بالکل باسی ہوکر ملتے ہین اسلئے مجلس منتظمہ نے یہ فیصلہ کیا ہی کہ نئے سال کی ابتدا سے اردو اور انگریزی کے نمبر اکٹھے شایع ہوا کرین۔ ہم امید کرتے ہین کہ خریداران میگزین اس تجویز کو بہت پسند کرین گے۔ اور ایک اور فایدہ انگریزی اور اردو کے نمبرون کے اکٹھا کرنیمین یہ ہوگا کہ جو صاحب چاہین گر وہ اردو سے انگریزی اور انگریزی سے اردو ترجمہ مین اس سے فایدہ اٹھا سکینگے ✤ اس تجویز کیمطابق ضروری ہی کہ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کے نمبر کیساتھ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء اور دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء کا نمبر بھی شایع ہوجاوے اسلئے خریداران رسالہ کی خدمت مین اطلاعاً التماس ہی کہ سنہ ۱۹۰۲ء کا چندہ دسمبر کے پرچے کے ساتھ ختم ہوجائیگا اور جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کا پرچہ نئے سال کے چندے مین محسوب ہوگا ✤

محمد علی عفی عنہ مینیجر رسالہ

البدر

نام کا ایک آٹھ صفحہ کا ارزان اخبار دارالامان قادیان سے ہفتہ وار یکم نومبر سے بروز جمعہ شایع ہوتا ہے۔
اس مین حضرت اقدس کے ہفتہ وار حالات بڑی بسط سے مع تقریرون اور احمدیہ مشن کی عمدہ اور چیدہ خبرین حضرت حکیم الامت کے مجرب نسخہ جات اور دیگر مفید اور دلچسپ مضامین درج ہوتے ہین۔
قیمت ۲؏ سال پیشگی۔ نمونہ کا پرچہ ایک آنہ کے ٹکٹ آنے پر ارسال ہوتا ہے۔ سردست اس کی استحکام اور قیام کے لئے احمدیہ احباب کی بڑی توجہ کی ضرورت ہے۔ اپنے دوستون اور خویش اقارب کے نام جاری کرواکر تبلیغ اور بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی کے فرایض سے سبکدوش ہونیکا یہ اخبار ایک عمدہ ذریعہ ہے۔

درخواستین وی پی کی بنام **محمد افضل و فیض علی صابر احمدی** کارپردازان کارخانہ الصدیق قادیان کے نام آنی چاہئین ✤

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ڈوئی کی اس پیشگوئی کا جواب جو اس نے تمام مسلمانون کی ہلاکت کے لئے کی ہے

ہر ایک کو جو حق کا طالب ہے معلوم ہو کہ یہ قدیم سے سنت اللہ ہے کہ جب زمین پر بدعقیدگی اور بداعمالی پھیل جاتی ہے اور لوگ اس سچے خدا کو چھوڑ دیتے ہین جو آدم پر ظاہر ہوا اور پھر شیث پر اور پھر نوح پر اور ایسا ہی ابراہیم پر اور اسماعیل پر اور اسحاق پر اور یعقوب پر اور یوسف پر اور موسے پر اور آخر مین جناب سید الرسل محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر تو ایسے زمانہ مین جبکہ شرک اور ناپاکی اور بدکاری اور دنیا پرستی اور غافلانہ زندگی سے زمین ناپاک ہو جاتی ہے خدا تعالیٰ کسی بندہ کو مامور کرکے اور اپنی طرف سے اس مین روح پھونک کر دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجدیتا ہے اور اس کو اپنی عقل مین سے عقل بخشتا ہے اور اپنی طاقت مین سے طاقت اور اپنے علم مین سے علم عطا کرتا ہے اور خدا کی طرف سے ہونے کا اس مین یہ نشان ہوتا ہے کہ دنیا اس کا مقابلہ نہین کر سکتی اگر معارف حقایق کے رو سے کوئی شخص اس کے مقابل پر آوے تو وہی حقائق اور معارف مین غالب آتا ہے اور اگر اعجازی نشانون کا مقابلہ ہو تو غلبہ اسی کو ہوتا ہے اور اگر کوئی اس طور سے اس کے ساتھ بالمقابل یا بطور خود مباہلہ کرے کہ جو شخص ہم دونون مین سے جھوٹا ہے وہ پہلے مرجائے تو ضرور اس کا دشمن پہلے مرتا ہے اب اس زمانہ مین جب خدا نے دیکھا کہ زمین بگڑ گئی اور کروڑہا مخلوقات نے شرک کی راہ اختیار کرلی اور چالیس کروڑ سے بھی زیادہ ایسے لوگ دنیا مین پیدا ہو گئے کہ ایک عاجز انسان مریم کے بیٹے کو خدا بنا رہے ہین اور ساتھ ہی شراب خواری اور بیقیدی اور دنیا پرستی اور غافلانہ زندگی انتہا تک پہونچ گئی تو خدا تعالے نے مجھے اس کام کے لئے مامور کیا کہ تا مین ان خرابیون کی اصلاح کرون سو اب تک میرے ہاتھ پر ایک لاکھ کے قریب انسان بدی سے اور بدعقیدگی اور بداعمالی سے

توبہ کر چکا ہے اور ڈیڑھ سو سے زیادہ نشان ظاہر ہو چکا ہے جس کے اس ملک مین کئی لاکھ انسان گواہ ہین اور
مین بھیجا گیا ہون کہ تا زمین پر دوبارہ توحید کو قائم کرون اور انسان پرستی یا سنگ پرستی سے لوگون کو
نجات دیکر خدائے واحد لاشریک کی طرف ان کو رجوع دلاؤن اور اندرونی پاکیزگی اور راستبازی کیطرف
ان کو توجہ دون چنانچہ مین دیکھتا ہون کہ لوگون مین ایک تحریک پیدا ہوگئی ہے اور ہزارہا لوگ میرے
ہاتھ پر توبہ کرتے جاتے ہین اور آسمان سے ہوا بھی ایسی چل رہی ہے کہ اب توحید کے موافق طبیعتین ہوتی
جاتی ہین اور صریح معلوم ہوتا ہے کہ اب خدا تعالے کا یہ ارادہ ہے کہ انسان پرستی کو دنیا سے معدوم کردے
اس ارادہ کے پورا کرنے کے لئے صدہا اسباب پیدا کئے گئے ہین افسوس کہ مخلوق پرست لوگ جن سے
مراد میری اس جگہ وہ عیسائی ہین جو مریم کے صاحبزادہ کو خدا جانتے ہین ابھی اپنے مشرکانہ مذہب کی اس
ترقی پر خوش نہین ہوئے جو اب تک ہوگئی ہے بلکہ وہ چاہتے ہین کہ تمام دنیا حقیقی خدا کو چھوڑ کر اس ضعیف
اور عاجز انسان کو خدا کر کے مانے جس کو ذلیل یہودیون نے پکڑ کر صلیب پر کھینچا تھا اس خواہش کا بجز
اس کے اور کوئی سبب نہین کہ مخلوق پرستی کی عادت نہایت بد عادت ہے جس مین گرفتار ہو کر پھر انسان
دیکھتا ہوا اندھا ہو جاتا ہے مگر پادریون کی اس قدر دلیری بہت ہی قابل تعجب ہے کہ وہ نہین چاہتے کہ زمین
پر ایک بھی ایسا شخص رہے کہ وہ اس اصلی خدا کو ماننے والا ہو جو ابن مریم اور اس کی مان کے پیدا ہونے
سے بھی پہلے ہی موجود تھا بلکہ وہ چاہتے ہین کہ کل دنیا اور کل نوع انسان جو آسمان کے نیچے ہے ابن مریم
کو ہی خدا سمجھ لے اور اسی کو اپنا معبود اور خالق اور خداوند اور منجی مان لے اور مین دیکھتا ہون کہ ان کے ارادون
کے مقابل پر خدائے ذوالجلال نے بہت صبر کیا ہے اس کی عزت ایک عاجز بندہ کو دی گئی اس کے جلال کو
خاک مین ملایا گیا مگر اس نے اب تک صبر کیا کیونکہ جیسا کہ وہ غیور ہے ویسا ہی وہ صابر بھی ہے ان ظالم
مخلوق پرستون نے تمام خدائی صفات یسوع ابن مریم کو دیدیئے اب ان کی نظر مین جو کچھ ہے یسوع ہے
اس کے سوا کوئی خدا نہین۔ اب سچے خدا کی مثال یہ ہے کہ ایک امیر نے اپنے عزیزون کے لیئے ایک نہایت
عمدہ گھر بنایا اور اس کے ایک حصہ مین ایک بستان سرائے تیار کیا جس مین طرح طرح کے پھول اور پھل اور
سایہ دار درخت تھے اور اس گھر کے ایک حصہ مین اپنے ان عزیزون کو رکھا اور ایک حصہ مین اپنا مال و
حشمت اور قیمتی اسباب مقفل کیا اور ایک حصہ بطور سرائے کے مسافرون کے لئے چھوڑا لیکن جب مالک
چند روز کے لئے سیر کو گیا تو ایک شوخ دیدہ اجنبی نے اس کے اس گھر پر جو بطور سرائے کے تھا دخل اور

تصرف کرلیا اور تمام گھر بجز چند حجرون کے جس مین اس مالک کے عزیز تھے یا جن مین اس مالک کا قیمتی اسباب مقفل تھا خود بخود استعمال مین لانے لگا اور اس سرائے کو اپنا گھر بنالیا اور پھر اسی پر کفایت نہ کی بلکہ اس گھر سے اس مالک کے عزیزون کو نکالدیا اور مقفل مکانون کے قفل توڑ دیئے اور تمام اسباب پر اپنا قبضہ کرلیا اب مالک جو صرف اس گھر کا مالک نہین بلکہ اس ملک کا بادشاہ بھی ہے جب اس شہر مین آئے گا اور اس ظلم اور شوخی کو دیکھے گا تو کیا کرے گا اس کا یہی جواب ہے کہ جو کچھ مقتضا اس کی سلطنت اور غیرت اور جبروت کا ہے سب کچھ عمل مین لائے گا اور اس گھر کو اس ظالم سے خالی کراکر پھر اپنے مظلوم عزیزون کو اس مین داخل کرے گا اور وہ تمام مال جو غصب کیا گیا ان کو دے گا اور وہ مسافرخانہ بھی انہین کو عطا کریگا تا آئندہ ان کی مرضی کے برخلاف کوئی اس مین زیادہ ٹھہر نسکے۔ اسی طرح اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ تمام مذہبی جھگڑون کا فیصلہ کردیوے۔ انسانون مین بہت سی لڑائیان ہوئین بہت سے جنگ ہوئے لیکن ان کے جنگون یا جہادون سے یہ جھگڑا فیصلہ نہ ہوسکا آخر ان کی تلوارین ٹوٹ کر رہ گئین اس سے انسانون کو یہ سبق ملا کہ مذہبی جھگڑون کا تلوار فیصلہ نہین کرسکتی لیکن ہم جانتے ہین کہ اب آسمانی فیصلہ نزدیک ہے کیونکہ خدائے غیور کی زمین پر نہایت تحقیر ہورہی ہے ہر ایک عیسائی مشنری یہ جوش اپنے دل مین رکھتا ہے کہ وہ خدا جس کی نسبت توریت مین ابتک صحیح تعلیم موجود ہے اس کو بالکل معطل کرکے ابن مریم کو اس کا تخت دیا جائے اور دنیا مین ایک بھی اس خدا کا نام لیوانہ ہو اور ہر ایک قوم کے منہ سے اور ہر ایک ملک سے یہی آواز نکلے کہ یسوع مسیح خدا اور رب العالمین اور خداوندون کا خداوند ہے اور یہ صرف آرزو نہین بلکہ یسوع کو خدا بنانے کے لئے جس قدر روپیہ صرف کیا گیا ہے جس قدر کتابین لکھی گئی ہین جس قدر ہر ایک تدبیر کی گئی دنیا کی ابتدا سے آج تک اس کی نظیر موجود نہین اور افسوس کہ ایک مدت سے مسلمانون کی یہ عادت ہے کہ معقول اور سیدھے طور پر اس مذہب کا مقابلہ نہین کرتے بلکہ اگر خاص مجمعون مین کبھی یہ ذکر آتا ہے تو بڑا ذریعہ اپنی ترقی کا جہاد کو ٹھہراتے ہین اور ایک ایسے زمانہ کے منتظر ہین کہ گویا اس وقت ان کا کوئی مہدی اور مسیح تلوار سے تمام قومون کو نابود کردے گا گویا وہ اعتراض جو نادانون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تلوار پر کیا تھا اس کا جواب بھی آخر کار تلوار ہی ہوگا میری دانست مین یہی سبب مسلمانون کے تنزل کا ہے کہ انسانی رحم کی قوت ان کے دلون سے بہت گھٹ گئی ہے مین ہر ایک مسلمان کو ایسا نہین سمجھتا لیکن مین اس سے انکار نہین کرسکتا کہ کروڑ ہا انسان ابھی ان مین ایسے موجود ہین کہ

بنی نوع کے خون کے پیاسے ہین مجھے تعجب ہے کہ کیا وہ پسند کرتے ہین کہ ان کو کوئی قتل کر دے اور ان کے یتیم بچے اور ان کی بیوہ عورتین بیکسی کی حالت مین رہ جائین پھر وہ دوسرون کی نسبت ایسا کرنا کیون روا رکھتے ہین مجھے یقین ہے کہ اگر یہ مرض مسلمانون کے لاحق حال نہ ہوتی تو وہ تمام یورپ کے دلون کو فتح کر لیتے ہر ایک پاک کانشنس گواہی دیسکتا ہے کہ عیسائی مذہب کچھ بھی چیز نہین انسان کو خدا بنا دینا کسی عقلمند کا کام نہین یسوع مسیح مین اور انسانون کی نسبت ایک ذرہ خصوصیت نہین بلکہ بعض انسان اس سے بہت بڑھکر گذرے ہین اور اب بھی یہ عاجز اسی لیئے بھیجا گیا ہے کہ تا خدائے قادر لوگون کو دکھلاوے کہ اسکا فضل اس عاجز پر اس مسیح سے بڑھکر ہے اور پھر یہ غلطیان کہ گویا یسوع مسیح ابتک زندہ ہے اور گویا وہ آسمان پر ہے اور گویا وہ سچ مچ مردے زندہ کیا کرتا تھا اور اس کے مرنے پر یروشلم کے تمام مردے جو آدم کے وقت سے لیکر مسیح کے وقت تک مر چکے تھے زندہ ہوکر شہر مین آگئے تھے یہ سب جھوٹی کہانیان ہین جیسا کہ ہندوؤن کے پورانون مین ہین اور سچ صرف اس قدر ہے کہ اس نے بھی بعض معجزات دکھلائے جیسا کہ نبی دکھلاتے تھے اور جیسا کہ اب خدا تعالے اس عاجز کے ہاتھ پر دکھلا رہا ہے مگر مسیح کے کام تھوڑے تھے اور جھوٹ ان مین بہت ملایا گیا یہ کس قدر قابل شرم جھوٹ ہے کہ وہ زندہ ہوکر آسمان پر چڑھ گیا مگر اصل حقیقت صرف اس قدر ہے کہ وہ صلیب پر مرا نہین واقعات صاف گواہی دیتے ہین کہ مرنے کی کوئی بھی صورت نہین تھی تین گھنٹہ کے اندر صلیب پر سے اتارا گیا۔ شدت درد سے بیہوش ہوگیا خدا کو منظور تھا کہ اس کو یہودیون کے ہاتھ سے نجات دے اس لیئے اس وقت بباعث کسوف خسوف سخت اندھیرا ہوگیا یہودی ڈر کر اس کو چھوڑ گئے اور یوسف نام ایک پوشیدہ مرید کے وہ حوالہ کیا گیا اور وہ تین روز ایک کوٹھہ مین جو قبر کے نام سے مشہور کیا گیا رکھکر آخر افاقہ ہونے پر ملک سے نکلگیا اور نہایت مضبوط دلائل سے ثابت ہوگیا ہے کہ پھر وہ سیر کرتا ہوا کشمیر مین آیا باقی حصہ عمر کا کشمیر مین بسر کیا سری نگر محلہ خان یار مین اس کی قبر ہے افسوس خواہ نخواہ افترا کے طور پر آسمان پر چڑھایا گیا اور آخر قبر کشمیر مین ثابت ہوئی اس بات کے ایک دو گواہ نہین بلکہ بیس ہزار سے زیادہ گواہ ہین +

اس قبر کے بارے مین ہم نے بڑی تحقیق سے ایک کتاب لکھی ہے جو عنقریب شائع کی جائے گی مجھے اس قوم کے مشنریون پر بڑا ہی افسوس آتا ہے جنہون نے فلسفہ طبعی ہیئت سب پڑھکر ڈبو دیا ہے اور خواہ نخواہ ایک عاجز انسان کو پیش کرتے ہین کہ اس کو خدا مان لو چنانچہ حال مین ملک امریکہ مین یسوع مسیح کا

ایک رسول پیدا ہوا ہے جس کا نام ڈوئی ہے اس کا دعوے ہے کہ یسوع مسیح نے بحیثیت خدائی دنیا
مین اسکو بھیجا ہی تا سب کو اس بات کیطرف کھینچے کہ بجز مسیح کے اور کوئی خدا نہین مگر یہ کیسا خدا ہے کہ یہودیون کے
ہاتھ سے اپنے تیئن بچا نہ سکا ایک دنیا باز شاگرد نے اس کو پکڑوا دیا اس کا کچھ بندوبست نہ کر سکا انجیر کے
درخت کیطرف دوڑا گیا اور یہ خبر نہ ہوئی کہ اس پر پھل نہین اور جب قیامت کے بارے مین اس سے
پوچھا گیا کہ کب آئے گی تو بے خبری ظاہر کی اور لعنت جس کے یہ معنے ہین کہ دل ناپاک ہو جائے اور
خدا سے بیزار ہو جائے اور خدا سے اور اس کی رحمت سے دور جا پڑے وہ اسپر پڑی اور پھر وہ آسمان
کی طرف اس لئے چڑھا کہ باپ اس سے بہت دور تھا کروڑہا کوس سے بھی زیادہ دور تھا اور یہ دوری
کسی طرح دور نہین ہو سکتی تھی جبتک وہ مع جسم آسمان پر نہ چڑھتا دیکھو کس قدر کلام کا تناقض ہے
ایک طرف تو یہ کہتا ہے کہ مین اور باپ ایک ہین اور ایکطرف کروڑہا کوس کا سفر کر کے اس کے ملنے کو جاتا
ہے جبکہ باپ اور بیٹا ایک تھے تو اس قدر مشقت سفر کی کیون اٹھائی جہان ہوتا وہین باپ بھی تھا دونو
ایک جو ہوئے اور پھر وہ کس کے دہنے ہاتھ بیٹھا۔ اب ہم ڈوئی کو مخاطب کرتے ہین جو یسوع مسیح کو خدا بناتا
اور اپنے تیئن اس کا رسول قرار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ توریت استثناء ۱۸ باب آیت پندرہ کی پیشگوئی
میرے حق مین ہے اور مین ہی ایلیا اور مین ہی عہد کا رسول ہون نہین جانتا کہ یہ مصنوعی خدا اس کا
موسے کے کبھی خواب خیال مین بھی نہین تھا موسے نے بنی اسرائیل کو یہی بار بار کہا کہ خبردار کسی مجسم چیز
انسان یا حیوان کو خدا قرار نہ دینا نہ آسمان پر سے نہ زمین سے۔ خدا نے تم سے باتین کین مگر تم نے
اس کی کوئی صورت نہین دیکھی تمہارا خدا صورت اور تجسم سے پاک ہے مگر اب ڈوئی موسے کے خدا
سے برگشتہ ہو کر وہ خدا پیش کرتا ہے جسکے چار بھائی اور ایک مان ہے اور بار بار اپنے اخبار مین لکھتا ہے
کہ اسکے خدا یسوع مسیح نے اس کو خبر دی ہے کہ تمام مسلمان تباہ اور ہلاک ہو جائینگے اور دنیا مین کوئی
زندہ نہین رہے گا بجز ان لوگون کے جو مریم کے بیٹے کو خدا سمجھ لین اور ڈوئی کو اس مصنوعی خدا کا
رسول قرار دین ہم ڈوئی کو ایک پیغام دیتے ہین کہ اس کو تمام مسلمانون کے مارنے کی کیا ضرورت ہے وہ
غریب مریم کے عاجز بیٹے کو خدا کیونکر مان لین بالخصوص اس زمانہ مین جبکہ ڈوئی کے خدا کی قبر بھی اس ملک
مین موجود ہے اور ان مین وہ مسیح موعود بھی موجود ہے جو چھٹے ہزار کے اخیر اور ساتوین ہزار کے سر پر ظاہر
ہوا جس کے ساتھ بہت سے نشان ظہور مین آئے اور ڈوئی کا یہ الہام کہ تمام مسلمان ہلاک ہو جائین گے

اور وہی لوگ باقی رہین گے جو یسوع مسیح کو خدا مانین گے اور ساتھ ہی ڈوئی کو بھی اس خدا کا رسول مان لین گے اس الہام کے رو سے تو باقی عیسائیون کی بھی خیر نہین کیونکہ گو وہ مریم کے صاحبزادہ کو خدا مانتے ہین مگر یہ جھوٹا رسول جو ڈوئی ہے ابتک انہون نے تسلیم نہین کیا اور ڈوئی نے صاف طور پر یہ الہام شائع کر دیا ہے کہ صرف یسوع مسیح کو خدا ماننا کافی نہین جب تک ڈوئی کو بھی ساتھ ہی نہ مان لین اور چاہیئے کہ صاف اقرار کرے کہ ڈوئی ایلیا اور ڈوئی عہد کا رسول اور ڈوئی کے حق مین ہی وہ پیشگوئی ہے جو توریت استثنا باب ۱۸- آیت پندرہ مین ہے تب بچین گے ورنہ ہلاک ہو جائینگے غرض ڈوئی بار بار لکھتا ہے کہ عنقریب یہ سب لوگ ہلاک ہو جائینگے بجز اس گروہ کے جو یسوع کی خدائی مانتا ہے اور ڈوئی کی رسالت- اس صورت مین یورپ اور امریکہ کے تمام عیسائیون کو چاہیئے کہ بہت جلد ڈوئی کو مان لین تا ہلاک نہ ہو جائین اور جبکہ انہون نے ایک نامعقول امر کو مان لیا ہے یعنے یسوع مسیح کی خدائی کو تو چلو یہ دوسرا نامعقول امر بھی مان لو کہ اس خدا کا ڈوئی رسول ہے +

رہے مسلمان سو ہم ڈوئی صاحب کی خدمت مین باادب عرض کرتے ہین کہ اس مقدمہ مین کروڑون مسلمانون کے مارنے کی کیا حاجت ہے ایک سہل طریق ہے جس سے اس بات کا فیصلہ ہو جائے گا کہ آیا ڈوئی کا خدا سچا خدا ہے یا ہمارا خدا وہ بات یہ ہے کہ وہ ڈوئی صاحب تمام مسلمانون کو بار بار موت کی پیشگوئی نہ سناوین بلکہ ان مین سے صرف مجھے اپنے ذہن کے آگے رکھکر یہ دعا کر دین کہ ہم دونون مین سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرجائے کیونکہ ڈوئی یسوع مسیح کو خدا جانتا ہے مگر مین اس کو ایک بندہ عاجز مگر نبی جانتا ہون اب فیصلہ طلب یہ امر ہے کہ دونون مین سے سچا کون ہے چاہیئے کہ اس دعا کو چھاپ دے اور کم سے کم ہزار آدمی کی اس پر گواہی لکھے اور جب وہ اخبار شائع ہو کر میرے پاس پہونچے گی تب مین بھی بجواب اس کے یہی دعا کرونگا اور انشاء اللہ ہزار آدمی کی گواہی لکھدونگا اور مین یقین رکھتا ہون کہ ڈوئی کے اس مقابلہ سے اور تمام عیسائیون کے لئے حق کی شناخت کے لیئے ایک راہ نکل آئے گی مین نے ایسی دعا کے لئے سبقت نہین کی بلکہ ڈوئی نے کی اس سبقت کو دیکھکر غیور خدا نے میرے اندر یہ جوش پیدا کیا اور یاد رہے کہ مین اس ملک مین معمولی انسان نہین ہون مین وہی مسیح موعود ہون جس کا ڈوئی انتظار کر رہا ہے صرف یہ فرق ہے کہ ڈوئی کہتا ہے کہ مسیح موعود پچیس برس کے اندر اندر پیدا ہو جائیگا اور مین بشارت دیتا ہون کہ وہ مسیح پیدا ہو گیا اور وہ مین ہی ہون صدہا نشان زمین سے اور آسمان سے

میرے لئے ظاہر ہو چکے ایک لاکھ کے قریب میرے ساتھ جماعت ہے جو زور سے ترقی کر رہی ہے ڈوئی بیہودہ باتین اپنے ثبوت مین لکھتا ہے کہ مین نے ہزار ہا بیمار توجہ سے اچھے کئے ہین ہم اس کا جواب دیتے ہین کہ کیون پھر اپنی لڑکی کو اچھا نہ کر سکا اور وہ مر گئی اور ابتک اس کے فراق مین روتا ہے اور کیونکر اپنے اس مرید کی عورت کو اچھا نہ کر سکا جو بچہ جن کر مر گئی اور اس کی بیماری پر بلایا گیا مگر وہ گذر گئی یاد رہے کہ اس ملک کے صدہا عام لوگ اس قسم کے عمل کرتے ہین اور سلب امراض مین بہتون کو مشق ہو جاتی ہے اور کوئی ان کی بزرگی کا قائل نہین ہوتا پھر امریکہ کے سادہ لوحون پر نہایت تعجب ہے کہ وہ کس خیال مین پھنس گئے کیا ان کے لئے مسیح کو ناحق خدا بنانے کا بوجھ کافی نہ تھا کہ یہ دوسرا بوجھ بھی انہون نے اپنے گلے ڈال لیا اگر ڈوئی اپنے دعوے مین سچا ہے اور درحقیقت یسوع مسیح خدا ہے تو یہ فیصلہ ایک ہی آدمی کے مرنے سے ہو جائے گا۔ کیا حاجت ہے کہ تمام ملکون کے مسلمانون کو ہلاک کیا جائے لیکن اگر اس نے اس نوٹس کا جواب نہ دیا اور یا اپنے لاف وگزاف کے مطابق دعا کردی اور پھر دنیا سے قبل میری وفات کے اٹھایا گیا تو یہ تمام امریکہ کے لئے ایک نشان ہوگا مگر یہ شرط ہے کہ کسی کی موت انسانی ہاتھون سے نہ ہو بلکہ کسی بیماری سے یا بجلی سے یا سانپ کے کاٹنے سے یا کسی درندہ کے پھاڑنے سے ہو اور ہم اس جواب کے لئے ڈوئی کو تین ماہ تک مہلت دیتے ہین اور دعا کرتے ہین کہ خدا سچون کے ساتھ ہو آمین ؛

یاد رہے کہ صادق اور کاذب مین فیصلہ کرنے کے لئے ایسے امور ہرگز معیار نہین ٹھہر سکتے جو دنیا کی قومون مین مشترک ہین کیونکہ کم و بیش ہر ایک قوم مین وہ پائے جاتے ہین انہین امور مین سے طریق سلب امراض بھی ہے یہ طریق نامعلوم وقت سے ہر ایک قوم مین رائج ہے ہندو بھی ایسے کرتب کیا کرتے ہین اور یہودیون مین بھی یہ طریق چلے آتے ہین اور مسلمانون مین بھی بہت سے لوگ سلب امراض کے مدعی ہین اور سچ بات یہ ہے کہ اس طریق کو حق اور باطل کے فیصلہ کرنے کے لئے کوئی دخل نہین کیونکہ اہل حق اور اہل باطل دونون اس مین دخل پیدا کر سکتے ہین چنانچہ انجیلون سے بھی ثابت ہے کہ جب حضرت عیسے اس طریق توجہ سے بعض امراض کو اچھا کرتے تھے تو ان کی زندگی مین ہی ایسے لوگ بھی موجود تھے کہ ان کے مرید اور حواری نہ تھے مگر اسی طرح امراض کو اچھا کر لیتے تھے جیسا کہ حضرت عیسے کر لیتے تھے اور اسوقت ایک تالاب بھی ایسا تھا جس مین غوطہ لگا کر اکثر امراض اچھی ہو جاتی تھین

سو یہ مشق توجہ اور سلب امراض کی جو عام طور پر قوموں کے اندر پائی جاتی ہے یہ سچے مذہب کے لیئے
کامل شہادت نہین ٹھہر سکتی ہان اس صورت مین کامل شہادت ٹھہر سکتی ہے کہ دو فریق جو اپنے اپنے
مذہب کی سچائی کے مدعی ہین وہ چند بیمار مثلاً بیس بیمار قرعہ اندازی سے باہم تقسیم کرلین اور پھر ان
دونون مین سے جسکے بیمار فریق مقابل سے بہت زیادہ اچھے ہو جائین اس کو حق پر سمجھا جائے گا چنانچہ
گذشتہ دنون مین ایسا ہی مین نے اس ملک مین اشتہار دیا تھا مگر کسی نے اس کا مقابلہ نکیا مگر
مین سچ سچ کہتا ہون کہ اگر ڈوئی یا اور کوئی ڈوئی کا ہمجنس اس مقابلہ کے لیئے میرے مقابل آئے تو میرا
خدا اس کو سخت ذلیل کرے گا کیونکہ وہ جھوٹا ہے اور اس کا خدا بھی محض باطل کا پتلا ہے لیکن افسوس
کہ اس قدر دوری مین یہ مقابلہ میسر نہین آ سکتا مگر خوشی کی بات ہے کہ ڈوئی نے خود یہ طریق فیصلہ
پیش کیا ہے کہ مسلمان جھوٹے ہین اور ہلاک ہو جائین گے اس طریق فیصلہ مین ہم اس قدر ترمیم کرتے
ہین کہ تمام مسلمانون کو نشانہ بنانے کی ضرورت نہین اس طرح پر تو ڈوئی کے ہاتھ مین مکار لوگون کی
طرح یہ عذر باقی رہ جائے گا کہ مسلمان ہلاک نہ ہون گے مگر پچاس یا ساٹھ یا سو برس کے بعد اتنے
مین ڈوئی خود مر جائے گا تو کوئی اس کی قبر پر جا کر اسکو ملزم کرے گا کہ تیری پیشگوئی جھوٹی نکلی پس
اگر ڈوئی کی سیدھی نیت ہے اور وہ جانتا ہے کہ یہ سبق درحقیقت مریم کے صاحبزادہ نے ہی اسکو
دیا ہے جو اسکے نزدیک خدا ہے تو یہ ٹھگون والا طریق اس کو اختیار نہین کرنا چاہیئے کہ اس سے کوئی
فیصلہ نہین ہوگا بلکہ طریق یہ ہے کہ وہ اپنے مصنوعی خدا سے اجازت لیکر میرے ساتھ اس بارے مین
مقابلہ کرے۔ مین ایک آدمی ہون جو پیرانہ سالی تک پہونچ چکا ہون میری عمر غالباً چھیاسٹھ سال
سے بھی کچھ زیادہ ہے اور ذیابیطس اور اسہال کی بیماری بدن کے نیچے کے حصہ مین اور دوران سر اور
کمی دوران خون کی بیماری بدن کے اوپر کے حصہ مین ہے اور مین دیکھتا ہون کہ میری زندگی میری صحت
سے نہین بلکہ میرے خدا کے حکم سے ہے۔ پس اگر ڈوئی کا مصنوعی خدا کچھ طاقت رکھتا ہے تو ضرور میرے
مقابل اس کو اجازت دیگا اگر تمام مسلمانون کے ہلاک کرنیکے عوض مین صرف میرے ہلاک کرنے سے
ہی کام ہو جائے تو ڈوئی کے ہاتھ مین ایک بڑا نشان آ جائے گا پھر لاکھون انسان مریم کے بیٹے کو خدا
مان لین گے اور نیز ڈوئی کی رسالت کو بھی اور مین سچ سچ کہتا ہون کہ اگر تمام دنیا کے مسلمانون کی نفرت
عیسائیونکے خدا کی نسبت ترازو کے ایک پلہ مین رکھی جائے اور دوسرے پلہ مین میری نفرت رکھی جائے

تو میری نفرت اور بیزاری عیسائیون کے بناوٹی خدا کی نسبت تمام مسلمانون کی نفرت سے وزن مین زیادہ نکلے گی ٭

مین سب پرندون سے زیادہ کبوتر کا کھانا پسند کرتا ہون کیونکہ وہ عیسائیون کا خدا ہے معلوم نہین کہ ڈوئی کی اس مین کیا رائے ہے کیا وہ بھی اس کی نرم نرم ہڈیان دانتون کے نیچے چباتے ہین یا خدائی کی مشابہت کی وجہ سے اس پر کچھ رحم کرتے اور اس کی حرمت کے قائل ہین اس ملک کے ہندوون نے جب سے گائے کو پرمیشر کا اوتار مانا ہے تب سے وہ گائے کو ہرگز نہین کھاتے پس وہ ان عیسائیون سے اچھے رہے جنہون نے اس کبوتر کی کچھ عظمت نہ کی جس کی شبیہہ مین ان کا وہ خدا ظاہر ہوا جس نے مسیح کو آسمان سے آواز دی کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے پس اس رشتہ کے لحاظ سے جیسا کہ سمجھا جاتا ہے کبوتر مسیح کا باپ ہوا گویا خدا کا باپ ٹھہرا مگر تب بھی عیسائیون نے اس کے کھانے سے پرہیز نہین کیا حالانکہ وہ اس لایق تھا کہ اس کو خداوند خداوند کہا جاتا خصوصاً جبکہ توریت مین یہ کہا کہ آدم کو مین نے اپنی صورت مین پیدا کیا تہی سے انسان کا گوشت انسانون پر حرام کیا گیا ہے پھر کیا وجہ اور کیا سبب کہ کبوتر جو عیسائیون کے خدا کا باپ ہے جس نے مسیح کو بیٹے کا خطاب دیا وہ کھایا جاتا ہے اور نہ صرف کھایا جاتا بلکہ اس کے گوشت کی تعریف بھی کی جاتی ہے جیسا کہ انسکلوپیڈیا صفحہ ۸ جلد ۱۹ مین لکھا ہے کہ کبوتر کا گوشت تمام پرندون سے زیادہ لذیذ ہوتا ہے جن لوگون کو کبوتر کی قسم فروٹ پجن کھانیکا اتفاق خوش قسمتی سے ہوا ہے انہون نے یہ شہادت دی ہے اور یہود کی شریعت کے مطابق جسکو بکرا ذبح کرنیکی توفیق نہ ہو وہ کبوتر ذبح کرے لوقا ۲۴ـ۲ اور مریم نے بھی دو کبوتر ذبح کئے تھے کیونکہ وہ غریب تھی لوقا ۲۴ـ۲ - اب دیکھو ایک طرف تو کبوتر کو خدا بنایا اور ایکطرف کبوتر پر ہمیشہ چھری پھیر دیجاتی ہے - مسیح تو صرف ایکدفعہ صلیب پر چڑھکر تمام عیسائیون کا شفیع بن گیا مگر بیچارہ کبوتر کو اس شفاعت سے کچھ حصہ نہ ملا جس کی بوٹی بوٹی ہمیشہ دانتون کے نیچے پیسی جاتی ہے چنانچہ ہم نے بھی کل ایک سفید کبوتر کھایا تھا لہذا روح القدس کی تائید سے یہ تحریک پیدا ہوئی اور انسکلوپیڈیا مین جو پانچ سو قسم کبوتر کی لکھی ہے یہ بھی میری رائے مین ناقص ہے کیونکہ اس مین اس کبوتر کو شامل نہیں کیا گیا جس کی شبیہہ مین عیسائیون کا خدا ظاہر ہوا تھا اس لئے اس بیان کی یون تصحیح کرنی چاہیئے کہ کبوتر کی اقسام ۵۰۱ ہین اور اس کی تصریح کر دینی چاہیئے کہ یہ ایک نئی قسم وہ داخل کی گئی ہے جس مین خدا مسیح پر نازل ہوا تھا ٭

مین ایسے شخص کا سخت دشمن ہون کہ جو کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہو کر پھر خیال کرتا ہے کہ مین خدا ہون گو مین مسیح ابن مریم کو اس تہمت سے پاک قرار دیتا ہون کہ اس نے کبھی خدائی کا دعوےٰ کیا تاہم مین دعوے کرنے والے کو تمام گنہگارون سے بدتر سمجھتا ہون مین جانتا ہون اور مجھے دکھایا گیا ہے کہ مسیح ابن مریم اس تہمت سے بری اور راستباز ہے اور اس نے کئی دفعہ مجھ سے ملاقات کی لیکن ہر ایک دفعہ اپنی عاجزی اور عبودیت ظاہر کی ایک دفعہ مین نے اور اس نے عالم کشف مین جو گویا بیداری کا عالم تھا ایک جگہ بیٹھکر ایک ہی پیالہ مین گائے کا گوشت کھایا اور اس نے اپنی فروتنی اور محبت سے میرے پر ظاہر کیا کہ وہ میرا بھائی ہے اور مین نے بھی محسوس کیا کہ وہ میرا بھائی ہے تب سے مین اس کو اپنا ایک بھائی سمجھتا ہون سو جو کچھ مین نے دیکھا ہے اس کے موافق میرا یہی عقیدہ ہے کہ وہ میرا بھائی ہے گو مجھے حکمت اور مصلحت الہی نے اس کی نسبت زیادہ کام سپرد کیا ہے اور اس کی نسبت زیادہ فضل اور کرم کے وعدے دئے ہین مگر پھر بھی مین اور وہ روحانیت کے رو سے ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہین اسی بنا پر میرا آنا اسی کا آنا ہے جو مجھ سے انکار کرتا ہے وہ اس سے بھی انکار کرتا ہے اس نے مجھے دیکھا اور خوش ہوا پس وہ جو مجھے دیکھتا اور ناخوش ہوتا ہے وہ ہم مین سے نہین ہے نہ مجھ مین سے اور نہ مسیح ابن مریم مین سے ۔ اور مسیح ابن مریم مجھ مین سے ہے اور مین خدا سے ہون مبارک وہ جو مجھے پہچانتا ہے اور بدقسمت وہ جس کی آنکھون سے مین پوشیدہ ہون +

مسیح موعود اور ڈاکٹر لیفرائے
یا
اسلام اور عیسائیت

ہمارے بعض احباب نے یہ خواہش ظاہر کی ہو کہ مندرجہ ذیل خط وکتابت جو دو سال سے کچھ زائد عرصہ ہوا مسلمانون کی ایک منتخب کمیٹی اور لاہور کے بشپ کے مابین ایک مجوزہ مذہبی مباحثہ کے متعلق ہوئی تھی جس مین

لیڈر وہ دو اشخاص تھے جن کا نام عنوان مین درج ہے میگزین مین شایع کردین - اس قسم کے مباحثہ کا خیال خود پادری لیفرائے کی طرف سے ہی پیدا ہوا تھا کیونکہ پادری صاحب نے ۱۹۰۰ء کے موسم سرما کے اخیر مین مسلمانون کو انہین مضامین پر جن کا چیلنج مین ذکر ہے لیکچر دینے کے لیئے مخاطب کیا تھا ہم یہ بحث کرنا نہین چاہتے کہ آیا پادری صاحب نے اس اپنے بلند مقدس مرتبہ سے نیچے اتر کر ایک معمولی مباحث کی حیثیت اختیار کرنے مین اور اس طرح پر روح القدس کے احکام کے خلاف عمل کرنے مین کوئی اچھا کام کیا یا نہین لیکن ہم یہ جتانا ضروری سمجھتے ہین کہ جب پادری صاحب نے یہ دیکھا کہ میدان مباحثہ مین کوئی نامور مخالف موجود نہین تو بڑی دلیری سے مذہب اسلام پر حملہ کیا لیکن جبہی کہ ان کو یہ معلوم ہوا کہ اس چیلنج کو جو وہ جلد بازی سے مسلمانون کو دے چکے تھے قبول کر کے اور انہیں مضامین پر جو وہ خود مسلمانون کے بالمقابل پیش کر چکے تھے بحث کرنیکے لئے عیسائیت کا ایک نامور مخالف میدان مباحثہ مین کھڑا ہو گیا ہے تو بشپ صاحب نے بہتری اسی مین سمجھی کہ مباحثے سے انکار کر دین اور میدان مقابلہ سے گریز کر کے اپنے عہدہ کی علو مین پناہ چاہی ہمارے خیال مین ہر ایک سچائی کا طالب مندرجہ ذیل خط و کتابت کے مطالعہ کے بعد ہماری مذکورہ بالا بیان کی تصدیق کرے گا - اہل اسلام نے جو چیلنج بشپ صاحب کو دیا وہ ذیل مین لکھا جاتا ہے ÷

"۸- جون ۱۹۰۰ء

"بخدمت رائٹ ریورنڈ جارج لیفرائے ڈی ڈی بشپ صاحب لاہور

بعد آداب نیازمندانہ بکمال ادب خدمت عالی مین یہ گذارش ہے کہ چونکہ یہ مختصر زندگی دنیا کی بہت جلد اپنے دورہ کو پورا کر رہی ہے اور عنقریب وہ زمانہ آتا ہے کہ ہمارے وجود کا نام و نشان بھی نہ ہوگا اس لیئے ہم لوگون کے دلون مین یہ غم دامنگیر ہے کہ کسی طرح راست روی اور سچی خوشحالی کے ساتھ یہ سفر انجام پذیر ہو اور اس مذہب پر خاتمہ ہو کہ جو درحقیقت خدا تعالےٰ کی مرضی کے موافق ہے اور اگر ہم حق پر نہین ہین تو ہمارے دل اس سچائی کے قبول کرنے کے لیئے تیار ہین جو روشن دلیلون کے ساتھ پیش کی جائے :- اور اگر کوئی بزرگ مرد میدان بن کر عیسائی مذہب کی حقانیت ہم پر ثابت کرے تو اس احسان سے بڑھکر ہمارے نزدیک کوئی احسان نہین ہوگا - اس تحقیق کے لیئے ہمارا دل درد مند ہے

اور ہم دلی شوق سے چاہتے ہین کہ اسلام اور عیسائی مذہب کا ایک مقابلہ ہو کر ہم اس رسول صادق کے آستانہ پر اپنا سر رکھین جو پاکیزگی اور خوبی اور الٰہی طاقت اور اخلاقی کمالات مین تمام نوع انسان سے سبقت لیجانے والا ثابت ہو جائے اور اس دن سے جو آپ نے بمقام لاہور اس مضمون پر تقریر کی کہ نبی معصوم اور زندہ رسول کون ہے ہمارے دل بول اٹھے کہ اس ملک مین آپ ہی ایک ہین جو عیسائی مذہب مین جلیل القدر فاضل ہین تب سے ہمارے دل مین یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ اس کام کے لئے عیسائی صاحبون مین سے آپ سے بہتر اور کوئی نہین ملے گا۔ کیونکہ آپ کے معلومات بہت وسیع معلوم ہوتے ہین اور آپ عربی اور فارسی اور اردو مین عمدہ دخل رکھتے ہین آپ کے اخلاق بھی بہت پسندیدہ اور بزرگانہ ہین۔ اور دوسری طرف مسلمانون کے اہل علم کیطرف جو ہم نے نظر کی تو ہماری رائے مین اس کام کے لئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے برابر اور کوئی نہین ہے جو مسیح موعود ہونے کا نہ صرف دعوے کرتے ہین بلکہ بہت سے قطعی دلائل سے ثابت کر دیا ہے کہ یہ وہی ہین جن کے دنیا مین آنے کا انجیل اور قرآن مین وعدہ ہے جس کو دنیا کے مختلف حصون مین قریباً تیس ہزار لوگون نے تسلیم کر لیا ہے۔ غرض اس وقت پنجاب اور ہندوستان کے تمام فاضل اور اہل علم عیسائیون مین سے آپ کا وجود از بس غنیمت ہے اور مسلمانون مین سے مرزا صاحب موصوف ہین جو خدا کے انتخاب کردہ اور مسوح ہین۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ایسا عمدہ موقع ہمین پیش آگیا ہے کہ ایک طرف تو آپ موجود ہین اور دوسری طرف وہ جو خدا کا مسیح کہلاتا ہے *

"اسی بنا پر ہم لوگون کی طرف سے جنکے نام نیچے لکھے گئے ہین یہ درخواست ہے کہ چند مختلف فیہ مسائل مین آپ اور جناب مسیح موصوف باہم مباحثہ کرین۔ اور حضرت مسیح موعود اس بات کو قبول فرماتے ہین کہ پانچ مسائل مین باہم تحریری بحث ہو جائے اور وہ یہ ہیں :-

"۱- ان دونون نبیون یعنے حضرت مسیح علیہ السلام اور جناب محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم مین سے کس نبی کی نسبت اس کی کتاب کی رو سے اور نیز دوسرے دلائل سے ثابت ہے کہ وہ کامل طور پر معصوم ہے *

"۲- ان دونون بزرگوار نبیون علیہم السلام مین سے کونسا وہ نبی ہے جسکو اس کی کتاب وغیرہ

دلائل کے رو سے زندہ رسول کہہ سکتے ہین جو الٰہی طاقت اپنے اندر رکھتا ہے -

۳- ان دونون بزرگوار نبیون علیہما السلام سے کونسا وہ نبی ہے جس کو اس کی آسمانی کتاب وغیرہ دلائل کے رو سے شفیع کہہ سکتے ہین -

۴- ان دونون مذہبون عیسائیت اور اسلام مین سے کونسا وہ مذہب ہے جس کو ہم زندہ مذہب کہہ سکتے ہین -

۵- ان دونون تعلیمون انجیلی تعلیم اور قرآنی تعلیم مین سے کونسی وہ تعلیم ہے جس کو ہم اعلیٰ اور سچی تعلیم کہہ سکتے ہین اور تعلیم مین توحید اور تثلیث کی بحث بھی داخل ہے -

یہ پانچ سوال ہین جن مین بحث ہوگی - اس بحث کے لئے شرائط مندرجہ ذیل کی پابندی ضرور ہوگی +

۱- شرط اول یہ کہ ہر ایک امر کی بحث کے متعلق جو مندرجہ بالا پانچ نمبرون مین لکھے گئے ہین ایک ایک دن خرچ ہوگا یعنے یہ کہ کل بحث پانچ دن مین ختم ہوگی +

۲- شرط دوم یہ ہے کہ ہر ایک فریق کو اپنے اپنے بیان کیلئے پورے تین تین گھنٹے موقع دیا جائے گا اور اس طرح پر ہر ایک دن کا جلسہ چھ بجے صبح سے بارہ بجے تک پورا ہو جائے گا +

۳- شرط سوم یہ ہے کہ ہر ایک فریق محض اپنے نبی یا کتاب کی نسبت ثبوت دیگا دوسرے فریق کے نبی یا کتاب کی نسبت حملہ کرنے کا مجاز نہین ہوگا کیونکہ ایسا حملہ محض فضول اور بسا اوقات دلشکنی کا موجب ہوتا ہے اور مقابلہ کرنے کے وقت پبلک کو خود معلوم ہو جائیگا کہ کس کا ثبوت قوی اور کس کا ثبوت ضعیف اور کمزور رہے - ہان ہر ایک فریق کو اختیار ہوگا کہ جس جس موقعہ حملہ کا احتمال ہے ان احتمالی سوالات کا اپنے بیان مین آپ جواب دیدے -

۴- بحث تحریری ہوگی مگر تحریر کا یہ طریق ہوگا کہ ہر ایک فریق کے ساتھ ایک کاتب ہوگا - وہ بولتا جائے گا اور کاتب لکھتا جائے گا اور ہر ایک کے پاس ایک ایسا شخص بھی ہوگا کہ مضمون ختم ہونے کے بعد حاضرین کو سنا دیا کرے گا اور سنانے کے بعد ایک نقل اس کی بعد دستخط فریق مخالف کو دیجائے گی -

۵- یہ بحث بمقام لاہور ہوگی اور آپ کے اختیار مین رہے گا کہ جہان چاہین اس بحث

کے لئے مجلس منعقد فرمالین اور جیسا چاہین مناسب انتظام کرلین -

۶ - جب اس بحث کے دن ختم ہو جائینگے تو دونون فریق مین سے ایک فریق یا دونون اس مضمون کو بصورت رسالہ چھاپ کر شائع کردینگے اور کسی کو اختیار نہین ہوگا کہ اپنی طرف سے بعد مین کچھ ملا دے -

یہ شرائط ہین جو ہم نے حضرت مرزا صاحب مسیح موعود سے منظور کرالئے ہین - اور چونکہ یہ شرائط بہت صاف اور سراسر انصاف پر مبنی ہین - لہذا امید ہے کہ جناب بھی ان کو منظور فرماکر مطلع فرمائینگے کہ ایسی بحث کے لئے کب اور کس مہینے مین آپ تیار ہین ہم درخواست کنندون کی طرف سے التجا اور ادب کے ساتھ یہ گذارش ہے کہ جناب ضرور اس طریق بحث کو منظور فرمائین - اور ہم حضرت عیسے مسیح علیہ السلام کی عزت کا واسطہ جناب کی خدمت مین ڈالکر یہ عاجزانہ سوال کرتے ہین کہ جناب اس مقبول اور پیارے نبی کے نام پر ہماری یہ درخواست منظور فرماکر بذریعہ اشتہار مطبوعہ منظوری سے مطلع فرمائین - اس درخواست مین کوئی فوق الطاقت یا بیہودہ امر نہین اور طریق بحث سراسر مہذبانہ اور سراپا نیک نیتی اور طلب حق پر مبنی ہے اور با این ہمہ جبکہ جناب جیسے ایک بزرگ صاحب مرتبہ کو حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کی قسم دی گئی ہے - تو اس لئے ہم سائلون کو بکلی یقین ہے کہ جناب اس عاجزانہ درخواست کو گو کیسی ہی کم فرصتی ہو بہرحال بغیر کسی تنسیخ یا ترمیم کے حضرت مسیح کے نام کی عزت کے لئے ضرور منظور فرمائینگے - کیونکہ ہم جانتے ہین کہ اگر ایسی منصفانہ درخواست ہم لوگون سے حضرت مسیح کی عزت کا واسطہ درمیان لاکر کیجائے تو ہم سخت گناہ اور سوء ادب سمجھینگے کہ اس درخواست کو منظور نکرین تو پھر آپ کو تو حضرت مسیح علیہ السلام کی محبت کا بہت دعویٰ ہے جسکے امتحان کا ہم غریبون کو یہ پہلا موقع ہے - زیادہ کیا تکلیف دین صرف جواب کے منتظر ہین اور جواب بنام مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل بی وکیل بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیئے کیونکہ وہی اس مجلس کے سکرٹری ہین اور درخواست کرنے والونکے نام یہ ہین ؛؛

ہم افسوس کرتے ہین کہ ہمارے پاس کافی جگہ نہین کہ ان تمام دستخطون کو جو چیلنج کے ساتھ تھے۔اس جگہ نقل کرین۔

پائونیر نے اس کے متعلق یہ الفاظ لکھے تھے:-

"اس چٹھی پر بہت دستخط ہین جن مین سے پہلے چند اس امر کے ظاہر کرنے کے لیئے کافی ہونگی کہ کس قدر عام اور وسیع دلچسپی اور انتظار کے ساتھ مسلمان اس مقابلہ کو دیکھنا چاہتے ہین"

اس چیلنج کے جواب مین بشپ صاحب نے مندرجہ ذیل خط لکھا۔

"ہارونگٹن شملہ ۱۲- جون سنہ ۱۹۰۶ء

"جناب من - مجھے ایک چھپی ہوئی چٹھی جسپر آپ کے اور کئی اور معزز اشخاص کے دستخط تھے ملی ہے جس مین مجھ سے یہ درخواست کی گئی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ساتھ اسلام اور عیسویت کے بعض اصولون پر ایک کھلے مباحثہ کے لیئے مین کوئی وقت اور جگہ مقرر کردون مین افسوس کرتا ہون کہ مین آپ کی اس تجویز کو قبول نہین کرسکتا اور اس کے بڑے بڑے وجوہات یہ ہین -

"۱- جس قسم کے دوستانہ تعلقات کی آپ کے مجوزہ مباحثہ مین ضرورت ہوگی۔اس قسم کے تعلقات کے ساتھ مین مرزا غلام احمد صاحب کو ملنے سے انکار کرتا ہون۔ مرزا صاحب نے اپنے آپ کو مسیح کہنے کی جرأت کرکے بغیر ایک ذرہ استحقاق کے ایسا نام اختیار کیا ہے جس سے ہم عیسائی پکارے جاتے ہین اور جس کو ہم نہائت درجہ کی عزت اور ادب سے دیکھتے ہین - اور اس طرح پر انہون نے سخت ہتک اور بے عزتی اس کی کی ہے جس کو مین اپنا خداوند اور مالک سمجھکر پرستش کرتا ہون تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ مین مرزا صاحب کو دوستانہ تعلقات کے ساتھ مل سکون *

"۲- آپ اپنی چٹھی مین اشارہ کرتے ہین کہ تمام بحثون مین میری یہ خواہش ہی ہے کہ ان کو نرمی کے ساتھ کیا جائے اور ان لوگون کے خیالات کو جن کے ساتھ عقائد مین اختلاف کرنے پر مین مجبور ہون ادب کی نگاہ سے دیکھا جائے مین سچ سچ کہتا ہون کہ اس قاعدہ پر عمل کرنا اور کوئی ایسے لفظ نہ کہنا جو جائز طور پر ان لوگون کے خیالات کو دکھ پہونچانے والے ہون جو مجھ سے اختلاف

رکھتے ہین یہی ہمیشہ سے میری سچی خواہش رہی ہے لیکن جب مین ان تحریرون کو جو مرزا صاحب
نے وقتاً فوقتاً عیسائی مذہب پر لکھی ہین پڑھتا ہون اور دیکھتا ہون کہ کسقدر سختی اور بدزبانی کے
ساتھ وہ ان واقعات کی طرف اشارہ کرتے ہین جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کی نسبت ان چار
انجیلون مین مرقوم ہین جن کو ہم عیسائی خداوند تعالے کے پاک کلام کا حصہ سمجھتے اور اس کی تعظیم
کرتے ہین تو مین صرف یہ نتیجہ نکال سکتا ہون کہ مرزا صاحب اپنے مخالف کے ساتھ
مباحثہ مین اس نرمی اور ادب کے معیار کو مدنظر نہین رکھتے جو ہمیشہ سے میرا مقصد رہا ہے اسلئے
اس دلیل پر بھی مین مرزا صاحب کو برابری کے تعلقات کے ساتھ نہین مل سکتا +

"۳- جیسا کہ آپ مجھے یقین دلاتے ہین مرزا صاحب کے بہت سارے پیرو ہون گے مگر
اس سے کوئی شخص انکار نہین کر سکتا کہ انکے مسیح ہونے کے دعوے کو اس صوبہ کے بکثرت
مسلمان رد کرتے اور اس کی تحقیر کرتے اور اس پر استہزا کرتے ہین اس لئے جس حالت مین کہ مین
خواہ ذاتی طور پر کیسا ہی ناقابل ہون ایک حد تک عیسائی قوم کا وکیل ہون اس عہدہ کے سبب
سے جو مجھے حاصل ہے مرزا صاحب کسی طرح پر بھی مسلمانون کے وکیل نہین ہو سکتے تو پھر کس
طرح مین مباحثہ مین انکو اپنے برابر سمجھ سکتا ہون +

"۴- یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ جب سے مین اس ضلع کا بشپ ہوا ہون میرا پہلا اور زیادہ
ضروری کام یہ ہے کہ عیسائی کلیسیا کی حاجتون کی طرف توجہ کرون اور پوری کوشش کرون کہ
اس کو مضبوط کیا جائے اور خدا تعالے پر سچے ایمان اور زندگی کی پاکی مین اس کو اندر سے بنایا جائے
اور اس لئے ایک معمولی واعظ کا کام (یعنے ایسے شخص کا جو اپنا وقت وعظ کرنے مین اور ان لوگون کو
جو اب عیسائی مذہب سے باہر ہین عیسائی مذہب پر ایمان لانے کے لئے ترغیب دینے مین صرف
کرتا ہے) میرے وقت اور خیالات مین صرف ایک چھوٹے درجہ کا کام ہے اس مین شک نہین
کہ یہ ایک ایسا کام ہے جس سے مجھے بہت تعلق ہے اور جس مین مین خوشی کے ساتھ شامل ہوتا
ہون لیکن جب خدا نے ایک اور طرح پر اپنی خدمت کرنے کو مجھے بلا لیا ہے تو مجھے اس کی آواز کی
پیروی کرنی چاہئے اس لئے مین اپنے اصل کام مین سے اس قدر حصہ وقت کا نہین دے سکتا
جس کی آپ کے مجوزہ مباحثہ کے لئے ضرورت ہوگی +

"۵- بالآخر مین یہ بیان کرنا ضروری سمجھتا ہون کہ ایسے مذہبی مباحثہ سے جو نتائج حاصل ہو سکتے ہین ان کو مین اور آپ ایک بڑے فرق کی نگاہ سے دیکھتے ہین آپ تو اپنی چٹھی مین یہ خواہش ظاہر کرتے ہین کہ اس تحقیقات کے نتیجہ پر ہم اس مقدس نبی کے آگے سر جھکا دین جو دل کی پاکیزگی فضیلت قوت قدسی اور اخلاقی راستبازی مین سب دنیا سے بڑھ کر ہے دوسرے الفاظ مین آپ اس بات کو ممکن سمجھتے ہین کہ محض عقلی دلائل کے ذریعہ سے سچے مذہب کا راستہ اور ایک مذہب کی دوسرے مذہب پر فضیلت معلوم ہو سکتی ہے مین یقین رکھتا ہون کہ یہ خیال اصولاً غلط ہے اور خدا تعالے کے پاک کلام کی تعلیم کے خلاف ہے اور اس ملک کے اکثر لوگون کے دلون مین اس خیال کے غلبہ نے سخت نقصان پایا ہے۔ اس لئے مین اپنے کسی فعل سے اس کو ٹھیک ماننا یا اس کی تائید کرنی نہین چاہتا ہم یقین رکھتے ہین کہ مذہب صرف عقل سے ہی مدد نہین مانگتا بلکہ انسان کے سارے قوے سے یعنی اس کی مرضی سے احساسات سے اس کی اخلاقی خواہشات سے اس کی ایمانی حیثیت سے یا مختصر الفاظ مین اس کے دل اور دماغ سے ہمارے خداوند یسوع مسیح کی تعلیم مین خدا اور اس کے سچے مذہب کا علم اس قدر عقلی قوی کی تیزی سے متعلق نہین جیسا کہ دل کی پاکیزگی اور زندگی کے افعال مین اس کی سچی فرمانبرداری کے ساتھ ہے جیسا کہ ایک موقع پر مسیح کہتا ہے "مبارک ہین وے جو دل کے پاک ہین کیونکہ وے خدا کو دیکھین گے" (متی ۵: ۸) پھر ایک اور موقع پر جو میرے خیال مین اس امر پر بڑی روشنی ڈالتا ہے وہ کہتا ہے "اگر کوئی آدمی اس کی مرضی کرنا چاہتا ہے (یعنی خدا کی مرضی) تو وہ تعلیم کو جان لے گا کہ آیا یہ خدا کی طرف سے ہے یا مین اپنی طرف سے باتین کرتا ہون" یوحنا ۷: ۱۷۔ میرا اپنا پکا ایمان ہے کہ کسی آدمی کو سچے خدا کا زندہ علم حاصل نہین ہو سکتا مگر اس کی روح القدس کی مدد سے اور یہ کہ ایسی مدد جیسا کہ مین پہلے بھی کہہ چکا ہون توبہ کرنے والون اور دل کے پاکون اور فروتنون اور راستبازون کو دیجاتی ہے نہ ان لوگون کو جن کی عقلی قوے تیز ہون اور جو مذہبی مباحثہ مین پورے اتر سکین یہ بالکل سچ ہے کہ مین اس بات کو بہت پسند کرتا ہون کہ دونون مذہبون یعنی عیسائیت اور اسلام کے پیرو ایک دوسرے کو جانین اور ایک دوسرے کے عقائد کو اس سے بہتر سمجھین جیسا کہ گذشتہ مین حالت رہی ہے یہی وجہ ہے کہ کیون مین خوش ہوتا ہون کہ ایک طرف تو آپ کے مذہب کی ان تحریرون کو مطالعہ کرون جو مجھے اس کے سچے مضامین اور تعلیمون سے اچھی طرح سے آگاہ کر سکین اور دوسری طرف ایسے لیکچر دون جیسے کہ

ابھی مین نے لاہور مین دیئے جن کے ذریعہ سے حاضرین کو ایسے سوال کرنے کا موقع دیا جائے جنسے وہ مذہب کے اصولون کو بہ نسبت سابق اچھی طرح سے اور زیادہ صفائی کے ساتھ سمجھ سکین مگر یہ مین خیال کرتا ہون آپ دیکھ لین گے ایسی بات نہین ہے جیسا کہ ایک ایسے مباحثہ مین شامل ہونا جسکا مسلم نتیجہ یہ ہو کہ جو لوگ اس مباحثہ مین شریک ہون وہ اس مذہب کو اختیار کر لین جس کے خدا کی طرف سے ہونے کا دعوے اس وقت قطعی طور پر ثابت ہو جائے میرے لئے یہ ممکن نہین کہ کسیوقت بھی کسی مباحثہ مین اس شرط پر شامل ہوسکون اگرچہ یہ چھٹی چھپی ہوئی نہین مگر آپ کو پورا اختیار ہے کہ اس کو چھاپ لین یا ایسی طرح پر استعمال کرین جیسا کہ آپ پسندیدہ سمجھین مین خیال کرتا ہون کہ میرا معاملہ مسلمان شرفا کے ساتھ ہے اور اس لئے اگر یہ چھٹی چھاپی جائے گی تو ساری کی ساری اور بغیر کسی تبدیلی کے چھاپی جائیگی"

"آپ کا تابعدار دستخط جی-اے- لاہور"

اس کے جواب مین مسلمانون کی کمیٹی نے مفصلہ ذیل چھٹی بشپ کو لکھی کہ وہ اپنے فیصلہ پر زیادہ غور کرے +

قادیان مورخہ ۱۰- جولائی ۱۹۰۰ء

"جناب من- آپکا جواب جس مین آپنے مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان کے ساتھ ایک پسندیدہ مباحثہ مین شامل ہونے سے انکار کیا کمیٹی کو سنایا گیا جنہون نے اس پر بہت اظہار افسوس کیا- جو دلائل آپ پیش کرتے ہین وہ صرف بعض غلط فہمیون اور غلطیون کا نتیجہ ہین اور مجھے ہدایت کی گئی کہ ان کی مفصل تردید ایک رسالہ کی صورت مین لکھون جو عنقریب شایع کیا جائے گا اگر آپ کی طرف سے اس درخواست کا جواب ایسا ہی مایوسی دینے والا ہوا جیسا کہ پہلی چھٹی کا مگر اس رسالہ کو چھپوانے سے پہلے یہ مناسب خیال کیا گیا ہے کہ آپ کو ایسے مباحثہ کی ضرورت کیطرف مزید توجہ دلائی جائے جس کے کثرت سے مسلمان خواہان ہین کیا مسلمان اور کیا عیسائی دونون قومین مباحثہ کی تجویز کی منظوری کو دیکھنا چاہتی تھین اور بہت سے اینگلو انڈین اخبارات نے صرف اس مین دلچسپی ہی ظاہر نہین کی بلکہ صاف صاف اپنی رائے بھی ظاہر کی کہ یہ مباحثہ کی تجویز خواہ کسی پہلو سے اسپر نظر کیجائے یعنی مجوز مباحثین کی بڑی شہرت علمی فضیلت اور وسیع اثر کے لحاظ سے چیلنج دینے والی کمیٹی کی عمومیت کے لحاظ سے مباحثہ مین جو سوال پیش ہونے والے تھے انکے لحاظ سے شرائط مباحثہ کے اعلے درجہ کے منصفانہ ہونے کے لحاظ سے

اور اس مفید نتیجہ کے لحاظ سے جس کی امید کیجاتی تھی غرضکہ ہر ایک طرح سے اس قابل تھی کہ آپ بلا تغیر شرائطہا اس کو منظور کرتے جن مسلمانون نے آپ کو خطاب کیا تھا وہ ملک کے مختلف حصون سے تھے اور ذی ثروت اور اعلے درجہ کی تعلیم رکھنے والے تھے جن کی درخواست پر آپ کو بہت توجہ کرنی چاہئے تھی تجویز کرنے مین خلوص دل اور نیک نیتی سے یہ مقصد مد نظر رکھا گیا تھا کہ عام لوگون کو اس شک سے باہر نکالا جائے جس مین وہ سچے مذہب کے متعلق پڑے ہوئے ہین مباحثہ کی شرائط ایسی منصفانہ تھین جیسے کہ خواہش کیجا سکتی ہے کیونکہ مخالفانہ حملون کی اس مین اجازت نہ تھی آپ کا ایک عرصہ دراز کے لئے اس ملک مین بطور مشنری کے کام کرنا مشرقی لوگون کے طریقون مذہبون اور زبانون کے ساتھ واقفیت رکھنا - لاہور مین جو آپ نے لیکچر دئے تھے ان مین اپنے دلائل کی تردید کو جو مسلمانون کی طرف سے ہوئی تھی حوصلہ کے ساتھ سننا اور ان تمام واقعات کو آپکے موجودہ بلند مرتبہ سے اور بھی وقعت ملجانا ان تمام باتون نے مسلمانون کو یقین دلا دیا تھا کہ مباحثہ کے میدان مین عیسائیت کی طرف سے آپ بہترین وکیل ہو سکتے ہین اور پھر آپ کی طرف سے اس ابتدائی کارروائی کا ہونا جس مین آپ نے مسلمانون کو اپنے پیغمبر کی عصمت اور زندگی بمقابلہ یسوع مسیح کے ثابت کرنے کو بلایا جو ایک ایسا مباحثہ تھا جس مین مسلمانون کی طرف سے نہ تو اچھی طرح سے تیاری ہو سکتی تھی اور نہ ان کو کافی وقت مل سکتا تھا اور نہ اپنا اچھا وکیل پیش کر سکتے تھے یہ اور بھی مسلمانون کی ترغیب کا باعث ہوا کہ آپ کو ایک ایسے مباحثہ کی طرف بلایا جائے جس مین دونون مذہبون کی اور ان کے بانیون کی فضیلتون کا زیادہ مناسب طور پر اور زیادہ انصاف سے امتحان ہو سکے یہ امر بھی قابل توجہ ہے کہ اسلام کے جس وکیل کو آپ کے مقابل پر انہون نے پیش کیا تھا وہ کوئی عام ملاؤن یا واعظون مین سے نہ تھا کیونکہ ان کی طرف سے ایسا معمولی حریف پیش کرنا گویا آپ کی قابلیت کی تحقیر کرنا ہوتا بلکہ جیسا آپ کی حیثیت اور قابلیت اعلے درجہ کی تھی ویسا ہی آپ کے بالمقابل جو حریف پیش کیا گیا وہ بھی ایک اعلے درجہ کی شہرت اور حیثیت والا آدمی تھا جس پر اس وقت اس کے مسیح موعود کے دعوے کرنے کے سبب سے تمام ہندوستان کی نظر تھی اور جس کے فرقہ نے باوجود اندرونی اور بیرونی سخت درجہ کی مخالفت کے ایک حیرت انگیز ترقی کر دکھائی تھی جب دنیا کے دو سب سے بڑے مذہبون کے دو ایسے مشہور وکیل موجود ہون تو مناسب نہین کہ عوام کو ان سوالون کے متعلق تاریکی مین چھوڑا جائے جو ہر ایک زمانہ مین بڑے بڑے آدمیون

کے مدنظر رہے ہین اگرچہ آپ عیسائی کلیسیا کی اندر سے مرمت کو اپنا اصل فرض سمجھتے ہین مگر اس سے آپ انکار نہ کر سکین گے کہ ہر ایک نیک عیسائی کا اصلی فرض ان لوگون کو زندگی اور روشنی کی طرف لانے کا ہونا چاہیئے جو اس کی رائے مین موت اور تاریکی کے گڑھے مین گرے ہوئے ہین۔ اور جو اس لیئے ان لوگون کی نسبت جو بپتسمہ لے چکے ہین سخت بڑی خطرناک حالت مین ہین بپتسمہ والے تو آپکے نزدیک دوزخ سے بچ گئے مگر بے بپتسمہ کو عیسائی عقیدہ کے رو سے ہمیشہ کے لئے دوزخ اور سزا مین ڈالا جائیگا اب مین آپکے کانشنس کو اپیل کرتا ہون کہ ان دونون کامون مین سے آپکے نزدیک کونسا زیادہ ضروری ہے آیا ان لوگون کی حاجتون کی طرف توجہ کرنا جو خطرون سے نکل چکے ہین یا ان لوگون کا ہاتھ پکڑنا جو موت اور تاریکی کے گڑھے مین گر رہے ہین کیا آپ مباحثہ کی تجویز کو اس دلیل پر رد کر سکتے ہین کہ آپ اپنی ساری زندگی مین سے ایسے نیک کام کے لیئے پانچ دن بھی علیحدہ نہین کر سکتے۔ پھر آپ مرزا غلام احمد صاحب کو اس وجہ پر دوستانہ تعلقات کے ساتھ ملنے سے انکار کرتے ہین کہ انہون نے ایک ایسا نام اختیار کیا ہے جس کی عیسائی لوگ اپنا خداوند اور مالک سمجھکر عزت اور عبادت کرتے ہین اگر امر واقع یہی ہوتا جیسا آپ نے خیال کیا ہے تو دشمنی اور دوستانہ تعلقات کے قطع کے لیئے یہ کوئی دلیل نہین ہوسکتی کیونکہ آپ کی مقدس بائیبل تو یہ سکھاتی ہے کہ دشمنون سے بھی پیار کرو۔

"اپنے مذہبی مخالف کے ساتھ اس قسم کا سلوک کسی مذہب کے پیروؤن کی طرف سے بھی نہین ہونا چاہیئے۔ چہ جائیکہ عیسائی مذہب کے پیروؤن کی طرف سے ہو اور پھر ان مین سے مخصوصاً کلیسیا کے ایک ایسے بڑے بزرگ کیطرف سے جس کا فرض صرف یہی نہین کہ وہ خود ہی متی باب ۵۔ آیت ۴۴ پر عمل کرے بلکہ یہ بھی کہ وہ یہ تعلیم دوسرے عیسائیون کو سکھائے بلکہ غیر عیسائیون کو بھی اس کا وعظ کرے مگر مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ مرزا صاحب یہ نہین کہتے کہ وہ سچ مچ یسوع مسیح ہین بلکہ ان کا دعوےٰ یہ ہے کہ وہ بروزی طور پر اس نبی کے رنگ مین آئے ہین اور جس طرح پر اس نے تعلیم دی تھی اسی طرح پر تعلیم دیتے ہین جیسا کہ اس سے پہلے بھی یوحنا الیاس کے رنگ مین بروزی طور پر آچکا ہے علاوہ ازین مسلمان حضرت عیسےٰ کو ایک سچا اور بزرگ نبی سمجھتے ہین اور مرزا صاحب جو اپنے زمانہ مین اول المسلمین ہین ان سب سے بڑھکر ان کو ایسا سمجھتے ہین حالانکہ کروڑہا دوسرے لوگ جن کا مذہب نہ عیسویت

اور نہ اسلام ہے اس کو نبی بھی نہین سمجھتے اور اس طرح پر اس کے مرتبہ کی بڑی حقارت کرتے ہین اور مین سمجھتا ہون کہ آپ ایسے لوگون سے کثرت سے ملتے بھی ہون گے مگر مین یہ خیال نہین کرتا کہ آپ نے ان کی نسبت کبھی ایسا بغض اور عداوت کا خیال ظاہر کیا ہو جیسا کہ آپنے اپنی چٹھی مین جو میرے نام تھی مرزا صاحب کی نسبت ظاہر کیا ہے لیکن اس جگہ مین آپ کو ایک اور بڑے ضروری امر کیطرف توجہ دلانا چاہتا ہون جب اس بات کا ذکر مرزا صاحب کے سامنے ہوا اور ان سے دریافت کیا گیا کہ کیا جس طرح پر بشپ صاحب آپ سے دوستانہ تعلقات کے ساتھ ملنے سے انکار کرتے ہین آپ بھی بشپ صاحب کی نسبت ایسا ہی خیال رکھتے ہین تو انہون نے مفصلہ ذیل جواب دیا:-

"مین دنیا مین کسی کو اپنا دشمن نہین سمجھتا مین آدمیون کے ساتھ بغض نہین رکھتا بلکہ ان جھوٹے عقیدون کے ساتھ جو وہ رکھتے ہین انسانون کے متعلق میرے خیالات پرلے درجہ کی ہمدردی اور نیک نیتی کے ہین تو پھر کس طرح مین ایسے شخص کو اپنا دشمن سمجھ سکتا ہون جو اپنے ہم مذہبون مین معزز مانا گیا ہے اور علاوہ ازین اپنے عہدہ اور تعلیم کے لحاظ سے قابل عزت ہے مین اس سے محبت رکھتا ہون اگرچہ مین اس کے اصولونکو پسند نہین کرتا مگر میری نفرت ان عقائد کے ساتھ صرف اسی قدر ہو جاتی ہے کہ خدا تعالی کی صفات انسانونکیطرف منسوب کی گئی ہین اور انسانی نقص اور کمزوریان رب العالمین کیطرف منسوب کیجاتی ہین مین بشپ صاحب کو دوستانہ تعلقات کے ساتھ ملنے سے نفرت نہین رکھتا کیونکہ ممکن ہے کہ کوئی فریق دوسرے سے کوئی فائدہ حاصل کرے کیونکہ ضروری ہے کہ نیک نیتی کا بیج پھل دے مصلح یا واعظ ہونے کی حیثیت مین جو انسان کو فرائض ادا کرنے پڑتے ہین ان سب سے بڑھکر ضروری امر یہ ہے کہ جو لوگ اس کے ساتھ عقائد مین اختلاف رکھتے ہون وہ ان کے ساتھ بڑی خوشی سے ملے حق بات یہ ہے کہ مین نہ صرف اپنی مجددیت کے کام کو ہی چھوڑنے والا ہونگا بلکہ اخلاقی قوانین کو بھی سخت صدمہ پہونچانے والا تصور کیا جاؤنگا اگر مین ان لوگون کو اپنا دشمن سمجھ لون جن کے ساتھ اس وجہ سے کہ وہ بدقسمتی سے غلطیون مین پڑ گئے ہین مجھے ہمدردی اور رحم سے کام لینا چاہیئے اگر مین اس کے برعکس کرون تو مین ایک بڑے کثیر گروہ کو ان مقدس اور اعلے درجہ کی سچائیون سے محروم رکھنے والا ٹھہرونگا جو میرا فرض ہے کہ سب کو بتاؤن کوئی شخص کسی ایسے آدمی کے ساتھ نیکی نہین کر سکتا جس کو وہ اپنا دشمن سمجھتا ہو مگر مین سچ سچ کہتا ہون کہ اگر مجھے کہین ایسا موقع ملے

کہ جب مین بشپ صاحب کے ساتھ نیکی بھی اور بدی بھی کرنے کی طاقت رکھتا ہون تو مین اس کے
ساتھ ایسی نیکی کرون گا جو تمام دنیا کو حیرت مین ڈالدے۔ لوگون کو پاکیزگی کے راستہ کیطرف بلانے
کی طاقت اور ان کی تبدیلی کے لئے سچا جوش سچی محبت سے پیدا ہوتے ہین دشمنی عقل کو تاریک
کر دیتی ہے اور ہمدردی کو نابود کر دیتی ہے۔ قرآن شریف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت
کہتا ہے عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم اور پھر ایک دوسری جگہ پر لعلک باخع
نفسک الا یکونو مومنین جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم نے تمہارے پاس ایک نبی بھیجا ہے جس کا
دل تمہاری ہمدردی سے ایسا بھرا ہوا ہے کہ تمہارے غم اور تکلیفین اس کو ایسا ہی رنج پہونچاتی ہین
گویا کہ وہ اسی کا رنج اور تکلیفین ہین اور تمہاری بہتری اور خوشحالی کے لئے وہ بڑی خواہش رکھتا
ہے اور دوسری آیت کا مطلب یہ ہے اے نبی کیا تو اپنے آپ کو ہلاک کر دے گا اس غم کے لئے کہ
یہ لوگ سچائی کو قبول نہین کرتے۔ آخری آئت اس سچی قربانی کی طرف اشارہ کرتی ہے جو خدا تعالے
کے مرسل لوگون کی اصلاح کیلئے کرتے ہین یہ وہ آئتین ہین جن پر مین عمل کرتا ہون اور اس سے
ہر ایک شخص آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ ان لوگون کی طرف جو اپنے آپ کو میرا دشمن سمجھتے ہین میرے
خیالات کیسے ہونے چاہئے۔" قبل اسکے کہ مین اس چٹھی کو بند کرون مین آپ کو یہ بھی یقین دلانا چاہتا
ہون کہ اگرچہ مباحثہ کی درخواست پر صرف مرزا صاحب کے ہی چند پیرؤون کے دستخط تھے مگر تمام
مسلمان عام طور پر اس کی منظوری کے منتظر ہین مذہب کے اصل اصولون کے ساتھ مرزا صاحب کا
دوسرے مسلمانون سے اختلاف نہین بلکہ اختلاف صرف ایسی باتون مین ہے جیسا کہ ہر ایک
بڑے مذہب کے مختلف فرقون مین ہوا کرتا ہے اور خو عیسائیت سب سے بڑھکر ان اختلافون کو اپنے
اندر رکھتی ہے اگر آپ اس امر کو بڑی وقعت دیتے ہین تو ہزار ہا تعلیم یافتہ مسلمان جو مرزا صاحب
کے پیرو نہین درخواست مباحثہ پر دستخط کرنے پر تیار ہین ترجمہ کی کاپیون کے ساتھ جو آپ نے
مانگی تھین مین اپریل ماہ گذشتہ کا انڈین ڈیلی ٹیلیگراف بھی آپ کو بھیجتا ہون جس نے اس چیلنج
پیچھ ریمارک کئے ہین مین امید کرتا ہون کہ اپنے جواب پر دوبارہ غور کرنیکے بعد آپ کسی بہتر
نتیجہ پر پہونچین گے اور اس قدر منتظر دلونکو جو اس کی منظوری کے منتظر ہین مایوس نہ کرینگے"۔

دستخط محمد علی سکرٹری

مگر بشپ صاحب منظوری کے لئے رضامند نہ ہوئے اور جواب مین لکھا "کہ مجھے آپ کی چھٹی مورخہ ۱۰ ماہ حال پہنچ گئی ہے مگر جو وجوہات پہلی چھٹی مین میرزا غلام احمد صاحب کے ساتھ مباحثہ کرنے سے انکار پر مین دیچکا ہون ان کو نہ اب مین بدلتا ہون اور نہ ان پر کچھ ایزادی کرتا ہون آپ نے اپنی پہلی چھٹی کی جو زائد کاپیان بھیجی ہین ان کے لئے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون" دستخط جی۔ اے لاہور

چیلنج پر اور ڈاکٹر لیفرائے کے انکار پر معزز انگریزی اخبارات نے جو رائے دی وہ اس خط وکتابت کی دلچسپی کو اور بھی بڑھاتی ہے مگر ہمارے پاس اس قدر جگہ نہین کہ سب اخبارات کو نقل کرسکین اس لئے دونون صورتون مین ایک ایک مثال پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ پائونیر نے جب چیلنج کو شایع کیا تو یہ پر معنی فقرہ اس کے اوپر لکھا تھا "بیشک اگر ڈاکٹر لیفرائے مقابلہ کرنا منظور کرے تو یہ مباحثہ نہایت ہی دلچسپ ہوگا" انڈین ڈیلی ٹیلیگراف جون ۹ سنہ ۱۹۰۱ء کے پرچہ مین یون لکھتا ہے۔

"ہم کسی دوسرے صفحہ پر ایک نہایت ہی دلچسپ مذہبی چیلنج جو مسلمانون کے اس فرقہ کیطرف سے جو میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے پیرو ہین لاہور کے بشپ کے نام دیا گیا ہے نقل کرتے ہین اس کی دلچسپی کی بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ نہایت سنجیدگی اور نیک نیتی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی قادیان کے رئیس ہین اور اس چیلنج مین ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ نہ صرف مسیح موعود ہونے کا دعوے ہی کرتے ہین بلکہ اس دعوے کو مضبوط اور قاطع دلیلون کے ساتھ ثابت کر دکھایا ہے اور اپنے آپ کو وہ موعود ثابت کیا ہے جسکے آنے کی پیشگوئیان قرآن مجید اور بائیبل مین بیان کی گئی ہین معلوم ہوتا ہے کہ اس مشہور شخص کے پیرو دنیا کے مختلف حصون مین تیس ہزار کے قریب ہین* اور ان کے دوست اور مرید دل سے چاہتے ہین کہ وہ لاہور کے بشپ کے ساتھ جس کے لیکچرون نے مسلمانون کو قائل کر دیا ہے۔ کہ وہ اپنے مذہبی علوم مین لاثانی ہے مذہب اسلام اور عیسائیت کی سچائی پر ایک فاضلانہ اور معقول بحث کرین۔ بشپ کا وسیع علم اور تجربہ اور اس کی عربی۔ فارسی اور اردو سے واقفیت اور اس کے ہمدردانہ اور عمدہ اخلاق بھی بطور وجوہات بیان کئے گئے ہین کہ کیون خصوصاً اسی کو اسلام کے اس پہلوان کے ساتھ مباحثہ کے لئے بلایا گیا۔ چیلنج سارے کا سارا نہایت مودبانہ الفاظ مین ہی اور صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس تجویز کے مجوز بڑی بھی خواہش اس امر کی رکھتے ہین کہ عیسائیت اور اسلام کے (نہ اسلام اور عیسائیت) کے بالمقابل فضائل اور خوبیون پر ایک باقاعدہ اور عمدہ مباحثہ ہو جسمین

* یہ تعداد اب ایک لاکھ سے اوپر ہے۔

دونون فریق کے لئے منصفانہ شرطین پیش کی گئی ہین اور چیلنج دینے والے جن کی تعداد بہت بڑی ہے ہندوستان کے مختلف حصون سے ہین اور بشپ کو یسوع مسیح کے نام مین قسم دیکر امید رکھتے ہین کہ اس مباحثہ پر رضامند ہوجائے گا ہماری رائے ہے کہ بشپ اگر اس چیلنج کو منظور کرلے تو بہت اچھا ہوگا خوامخواہ ایک ایسی بڑائی اختیار کرلینا جو مباحثہ کے لئے بھی جھک نہین سکتی اس کی غلطی ہوگی کیونکہ پھر چیلنج دینے والے یہ کہنے کے حق دار ہون گے کہ چونکہ فریق ثانی نے اپنے مقدمہ کو ڈیفنڈ نہین کیا اس لئے اس کی عدم پیروی کے سبب سے فیصلہ ان کے حق مین ہونا چاہیئے اور اس طرح پر وہ فتح کے دعویدار ہونگے نیز یہ امر کہ مرزا غلام احمد قادیانی وہ موعود شخص نہین ہے جس کی آمد کے متعلق قرآن شریف اور بائبل مین پیشگوئیان ہین بشپ کے مقابلہ کرنے سے انکار کے لئے کوئی دلیل نہین - یہ سوال مجوزہ مباحثہ مین پیش نہین ہوگا لیکن ممکن ہے کہ اگر بشپ چیلنج منظور کرے تو اپنے مخالف کو اس غلطی کا بھی قائل کردے - یہ امر کہ مسلمان اپنے مسیح کو بشپ کے بالمقابل میدان مباحثہ مین پیش کرتے ہین یہ بشپ کی علمیت کی بڑی سے بڑی تعریف ہے - جو وہ کرسکتے ہین اس طرح پر وہ یہ جتانا چاہتے ہین کہ وہ ہندوستان مین بشپ کو عیسائی مذہب مین اول درجہ کا فاضل مانتے ہین ہم یہ بھی نہین دیکھتے کہ بشپ کس طرح یہ عذر کرسکتا ہے کہ ایسے عمدہ مباحثہ مین اس کے وقت کا بڑا حصہ صرف ہوجائے گا اس کو کسی طرح پر بھی ایسے مخالفون کی تردید کرنے اور ان کو قائل کرنے کا یہ موقع ہاتھ سے نہین دینا چاہیئے خصوصاً جبکہ اس سے یہ بات ثابت کرنے کی خواہش کی گئی ہے کہ عیسائیت اور اسلام ہر دو مذاہب مین سے کونسا مذہب زندہ کہلا سکتا ہے - اور قرآن مجید اور بائبل دونون کی تعلیمات مین سے کس کی تعلیم زیادہ افضل اور انسانی فطرت کے مطابق ہے ہم پسند کرین گے اگر چیلنج منظور کرلیا جائے کیونکہ ہمارے خیال مین یہ نہایت ہی دلچسپ ثابت ہوگا "

انڈین سپیکٹیٹر نے بشپ کے انکار پر ذیل کے کلمات لکھے :-

"معلوم ہوتا ہے کہ لاہور کے بشپ نے متانت کو چھوڑ کر جلد بازی کے ساتھ ایک ایسے چیلنج سے گریز اختیار کی ہے جس کا محرک وہ پہلے خود ہی ہوا تھا - کچھ عرصہ ہوا کہ بشپ نے مسلمان حاضرین کے سامنے مسیح کی صداقت کا ثبوت پیش کرنے کا بیڑا اٹھایا اور اس دعوت کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی

نے جس کے دعوے مسیحیت کی نسبت ہم پیشتر ازین اسی اخبار مین ذکر کر چکے ہین قبول کر لیا اب خواہ مرزا غلام احمد مفتری ہو اور خواہ وہ اپنے آپ کو واقعی مسیح موعود سمجھتا ہو دونون حالتون مین ہو کوئی وجہ نہین کہ بشپ اس کے ساتھ مباحثہ کرنے سے کیون انکار کرتا ہے۔ بشپ کا بیان ہے کہ مرزا صاحب نے مسیح کہلا کر ایک خوفناک ہتک اور بے عزتی مسیح کی کی ہے مگر ہم کہتے ہین کہ دو ہزار سال گذرے اسی وجہ پر یہودیون نے یسوع کو صلیب دی تھی اس کے مسیح کہلانے پر انہون نے ہتک محسوس کی اس سے زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ بشپ مرزا غلام احمد کے دعوے مسیحائی کی نسبت یہ لکھتا ہے کہ پنجاب کے مسلمانون کے ایک کثیر التعداد گروہ نے اس پر حقارت اور استہزا ظاہر کیا ہے اور اس کو وہ مرزا صاحب کے دعوے کے بطلان کا قطعی اور یقینی ثبوت خیال کرتا ہے مگر تعجب ہے کہ جب پیلاطوس نے یہودیون کے مجمع سے سوال کیا کہ وے عید فسح کے روز کسے آزاد کرانا چاہتے ہین مسیح کو یا براباس کو تو ان سب نے بالاتفاق بدمعاش چور کے حق مین رائے دی کیا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یسوع کا دعوے مسیحیت بے بنیاد تھا۔ ہم مرزا غلام احمد کے پیرو نہین اور نہ اس کے دعاوی کو مسیح کے دعوون پر ترجیح دینا چاہتے ہین لیکن ہمارا اعتراض بشپ کے جھوٹے منطق پر ہے اگر تمام مسلمانون نے مرزا صاحب کا دعوے مان لیا ہوتا تو کیا بشپ ان کے رسالت کے دعوے کے متعلق اپنی رائے بدل لیتا۔ اس وقت اس ملک کے لوگ اپنے مذہبی خیالات پر بالاستقلال قائم نہین ہین اس لیئے ایسے لوگون کے لیئے جو ان کو سچائی پر قائم کرنا چاہتے ہین ضروری ہے کہ وہ دلائل ایسے پیش نہ کرین جو نہائت مضبوط اور قاطع نہ ہون +

مذکورہ بالا خط و کتابت اور اخبارون کی رائے سے ظاہر ہے کہ ڈاکٹر لیفرائے کو اس مباحثہ کے لیئے جس کی تحریک اس نے خود ہی کی تھی اس کے مخالفون اور ہم مذہبون نے بلایا کہ وہ اس مباحثہ کو منظور کرے۔ لیکن کوئی چیز اسے رضامند نہ کر سکی۔ پبلک دل سے اس بات کو چاہتی تھی چیلنج دہندون نے جہانتک ہو سکا کوشش کی کہ بشپ صاحب اس مباحثہ کو قبول کرین جس کے وہ خود ہی محرک ہوئے تھے لیکن انہون نے ایک نہ سنی۔ اگر کامل امتحان کے بعد ڈاکٹر لیفرائے کے پیش کردہ وجوہات طفلانہ اور لغو پائے جائین تو یقیناً نتیجہ یہ ہوگا کہ بشپ صاحب میدان مباحثہ سے جس مین انہون نے بمرضی خود پہلے قدم رکھا تھا عیسائیت پر زک کا داغ

لگا کر پیچھے ہٹ گئے۔ لاہور کے مسلمانوں کے سامنے لیکچر دینے میں اگر ان کی سچی خواہش ایک صداقت کو ثابت کرنا تھا تو پھر انہوں نے ایسے پسندیدہ طریق سے گریز کیوں اختیار کی۔ ان کے یکطرفہ لاہور کے لیکچر جہان کسی مفصل تردید کی امید نہ ہو سکتی تھی اور پھر ان کا آخری انکار جب ان کو انہیں سوالات کے فیصلہ کے واسطے ایک منصفانہ مباحثہ میں بلایا گیا بشپ صاحب کے اس دعوے کے موید نہیں جو وہ انصاف کی محبت اور پسندیدہ طرز کو اختیار کرنے کے متعلق کرتے ہیں +

جو وجوہات بشپ صاحب نے پیش کئے ہیں ان پر نظر ڈالنا کسی قدر ضروری معلوم ہوتا ہے ہمیں افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ اس موازنہ میں ہمیں بار بار بشپ صاحب کو ذاتی طور پر مخاطب کرنا پڑے گا کیونکہ انہوں نے مسیح موعود کی ذات پر حملہ کیا ہے نہ ان کے دلائل اور اصول اور تعلیم پر ایک سرسری نظر ہمیں اس نتیجہ پر پہونچا دیتی ہے کہ اگرچہ بشپ صاحب اپنا دل خوش کرنے کیلئے اپنے پیش کردہ امور کا وجوہات نام رکھتے ہیں لیکن یہ صرف جھوٹے بہانے ہیں جو انہوں نے اپنے آپ کو کھلے مباحثہ کے ناقابل دیکھکر پیش کئے جس میں ان سے عیسائیت کی صداقت کا ثبوت مانگا گیا تھا۔ ان میں سے سب سے نکما عذر جو بشپ صاحب کے زعم میں سب سے زیادہ وزن دار ہے۔ وہ ہے جو سب سے اول نمبر رکھا گیا ہے یعنی یہ کہ وہ دوستانہ تعلقات کے ساتھ ایسے شخص کا مقابلہ کیونکر کر سکتے ہیں جس نے خدا سے الہام پا کر مسیح ہونے کا دعوے کیا کیونکہ ایسا نام اختیار کر نیسے اس نے اس شخص کی ہتک اور بیعزتی کی جسے بشپ اپنا خداوند اور مالک سمجھکر پرستش کرتا ہے بیشک ایسی بات نا ممکن معلوم ہوتی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ بشپ صاحب خود کیوں خداوند کے لفظ کو اپنے واسطے پسند کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ اس کو مائی لارڈ (میرے خداوند) کر کے خطاب کریں کیا یہ نہایت خطرناک ہتک اور بے عزتی اس کی نہیں جسے وہ خداوند سمجھکر پرستش کرتا ہے۔ کیا ہمیں یہ حق حاصل نہیں کہ ہم بشپ کو یسوع مسیح کے نرم الفاظ میں جو متی باب ۷ آیت ۱-۲-۵ میں مندرج ہیں یا کم سے کم موجودہ زمانہ کے ایک عیسائی مدبر کے زیادہ مہذبانہ الفاظ میں نصیحت کریں کہ یسوع کے خدام کو مناسب ہے کہ وُوے اپنے ہمسایہ کی آنکھ سے کانٹری نکالنے سے پیشتر اپنی آنکھوں سے شہتیر نکالیں"۔ بشپ کو انجیل کے اس صریح حکم کی کیوں پروا نہیں جہاں لکھا ہے کہ "نہ تم آقا کہلاؤ"۔ اور کیوں اس نے آقا سے بھی بڑھکر خداوند کا نام یقیناً

کیا ہوا ہے اور "ثانی لارڈ" و "یوئر لارڈ شپ" کہلاتا ہے۔ اس کا جواب صرف یہی ہوگا کہ بشپ صاحب کو اس خطاب کا حق قانوناً حاصل ہے لیکن کیا قانونی حق ان کے نزدیک انجیلی ممانعت سے زیادہ وقعت رکھتا ہے بشپ صاحب تو وکیون "لارڈ" یعنی خداوند کہلاتے ہین درآنحالیکہ وہ اس شخص سے بیزاری ظاہر کرتے ہین جو خدا سے الہام پاکر مسیح کہلاتا ہے انجیل کے خادم کیون گورنمنٹ سے گذارش نہین کرتے کہ آیندہ کوئی شخص "لارڈ" نہ کہلایا کرے یا کیا ان کے خیال مین یسوع نے ان دونون مقامات پر کہ "مبارک ہو تم جو غریب ہو" اور "نہ تم آقا کہلاؤ" غلطی کھائی کیونکہ اس تعلیم کے وقت اس کے پیش نظر صرف گلیل کے ماہی گیر تھے اور اپنے پیچھے آنے والے مریدون کی شان و شوکت کو نہ سمجھکر ان کی حالت کا قیاس انہین چند غریب آدمیون پر کرلیا +

لیکن اگر اعتراض صرف اس قدر ہے کہ یسوع مسیح کا نام کسی حالت مین سوائے عیسائیون کے فرضی خدا کے کسی اور شخص پر نہ لگایا جاوے تو بشپ صاحب کو اور زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ان پندرہ اشخاص کی نسبت بشپ صاحب کا کیا خیال ہے جو مسیح کے وقت زندہ موجود تھے اور یسوع کے نام سے پکارے جاتے تھے جن کا تواریخ مین ذکر ہے اور پھر وہ یسوع کی الوہیت کی تطبیق اس امر کے ساتھ کیونکر کرینگے کہ وہ چور بھی جس کا دوسرا نام انگریزی انجیلون مین براباس ہے یسوع کے نام سے ہی مشہور تھا۔ اس امر کے ثبوت مین کہ واقعی اس چور کا نام بھی یسوع ہی تھا اتنا لکھدینا کافی ہے کہ ترمیم شدہ یونانی عہد نامون (فرٹزش اور ٹشنڈورف) مین متی ۲۷/۱۷ (تم کسے چاہتے ہو کہ مین تمہارے واسطے رہا کرون براباس یا یسوع جو مسیح کہلاتا ہے" کی بجائے یہ عبارت ہے "یسوع براباس یا یسوع جو مسیح کہلاتا ہے" اور یہی عبارت کم سے کم ایک یونانی نسخون مین پائی جاتی ہے کیا بشپ صاحب کو کبھی خیال نہین آیا کہ یہ تاریخی واقعہ ان کے آقا کی "نہائیت خطرناک ہتک اور بے عزتی" کرتا ہے +

پھر ہم کہتے ہین کہ اگر کوئی دوسرا شخص یسوع کو خدا نہین مانتا تو بشپ کو یہ بات بری کیون معلوم ہوتی ہے۔ یہ اس کا کام ہے کہ پہلے یسوع کی الوہیت ثابت کرے اور پھر اگر کوئی شخص اس چھپتے ہوئے ثبوت کی صرف تحکم کے طور پر تردید کرتا ہے تو بیشک یہ امنانے کی

بات ہے لیکن حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے مسیح کہلا کر یسوع کی کوئی ہتک نہین کی انہون نے اس کو الوہیت کے باطل مقام سے نیچے اتار کر انسانون مین شامل کر دیا ہے۔ کیا یسوع کا گوشت اور ہڈیان ایک عورت کے پیٹ مین عورت کے ناپاک خون حیض سے نہین بنے۔ اور کیا وہ اسی راستہ سے دنیا مین نہین آیا جس سے دیگر اشخاص آتے ہین۔ کیا بیماریان اور عوارض معمولی لوگون کی طرح اس پر نہ آتے تھے اور کیا وہ معمولی اشخاص کی طرح بھوکا اور پیاسا نہ ہوتا تھا۔ کیا اس نے اپنے دوسرے بھائیون بہنون کی مانند پرورش نہ پائی تھی۔ کیا ایک مٹھی بھر یہودیون نے اسے نہ مارا اور اس کا انکار نہین کیا اور کیا وہ گرفتار ہو کر عدالت مین نہین گھسیٹا گیا۔ کیا اس کا انجام ایک معمولی انسان کی طرح ایلی ایلی لما سبقتانی جیسے مایوس لفظون کے ساتھ نہین ہوا۔ کیا اس نے کوئی معجزہ پہلے نبیون سے بڑھکر دکھلایا۔ اسپر بھی بشپ صاحب ناراض ہین کیونکہ یسوع کو معمولی شخص بنایا جاتا ہے۔ اپنے عقائد کی عزت ایسے مخالف سے جس کا کام ان کی نکتہ چینی اور تردید کرنا ہی کرانے مین بشپ صاحب نے بلحاظ منطق ایک سخت غلطی کھائی ہے کیونکہ وہ مباحثہ کا فیصلہ پیشتر از ین کہ وہ شروع کیا جائے اپنے حق مین چاہتے ہین۔ ان کو یسوع کی الوہیت ثابت کرنے کیلئے کہا گیا تھا لیکن وہ ایسے مخالف کے ساتھ مباحثہ پسند کرتے ہین جو پہلے ہی اس مسئلہ کو تسلیم کرے۔ بشپ صاحب اپنے مشنری کام کا انتظام کس طرح کرتے ہون گے جبکہ ابھی ان کو کلیسیا کے اعلے عہدہ پر مسند نشین ہونے کی خوش قسمتی حاصل نہ ہوئی تھی۔ کیا حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے کوئی ایسا دعوے کیا ہے جس کا انہون نے ثبوت نہین دیا۔ ان کا دعوے مسیح ہونے کا ہے جسکے دوبارہ آنے کی پیشگوئیان پرانے اور نئے عہدنامہ اور کلام اللہ اور حدیث مین موجود ہین۔ مگر تاہم صرف انہین پیشگوئیون پر ان کی مسیحیت کے ثبوت کا انحصار نہین ہے بلکہ وہ اپنی ماموریت کا کھلا کھلا ثبوت منہاج نبوت کے سارے طریقون پر پیش کرتے ہین اور یہ ثبوت اپنی قطعیت مین یسوع کی رسالت کے ثبوت سے جو عیسائی پیش کرتے ہین کہین بڑھکر ہے۔ کیونکہ یسوع کے سارے نشانات اور معجزات قصہ کہانیون کے رنگ مین ہین جن کا ایک بھی شاہد نہین مگر حضرت مرزا صاحب کے نشانات کے کروڑہا زندہ شاہد موجود ہین قصے اور کہانیان رویت کا مقابلہ کیونکر کر سکتے ہین اگر بشپ صاحب سچائی کی اتنی تلاش بھی کرنے والے ہون جتنی ان یہودیونکو تھی جو یسوع سے اس کی خدائی کا اور مسیحیت کا ثبوت طلب کرتے تھے تو ان کو نہ ایک دو بلکہ ہزارہا نشان مسیح موعود

کی صداقت کے ثبوت میں مل جائیں گے۔ اگر ان اعتراضوں پر غور کیا جائے جو عوام کی موٹی نظر پیشگوئیوں کی اصل حقیقت اور ماہیت سے ناواقف ہونے کے سبب سے دیکھتی ہے تو اس جگہ بھی یسوع بہ نسبت مسیح موعود کے زیادہ سخت اعتراضات کا نشانہ ہے۔ بلکہ یسوع پر تو بعض اعتراضات ایسے ہین جن کا جواب آج تک عیسائی ہرگز نہین دیسکے۔ مثلاً ایک ہی اعتراض ہم لیتے ہین۔ ملاکی نبی کی کتاب مین لکھا ہے کہ ضرور ہے کہ مسیح سے پہلے الیاس دوبارہ آسمان سے آوے جب یہودیون نے یسوع سے یہ سوال کیا کہ ہماری کتابون مین خدائے تعالےٰ نبیون کی زبان پر وعدہ دے چکا ہے کہ سچا مسیح تب تک نہ آوے گا جبتک الیاس آسمان سے نہ آوے اور اس لئے جو شخص الیاس کے آنے سے پہلے مسیح ہونے کا دعوے کرتا ہے وہ جھوٹا ہے تو یسوع نے ان کے ان اعتراض کا کوئی جواب نہ دیا بلکہ صرف یہ کہکر ٹالدیا کہ یوحنا ہی الیاس ہے۔ بظاہر یہ تاویل غلط معلوم ہوتی ہے کیونکہ یہودیون کا یہ اعتراض تھا کہ اگر الیاس نے خود نہین آنا تھا بلکہ اسکے کسی مثیل نے آنا تھا تو پھر خدا نے ان کو یہ کیون نہ کہا کہ الیاس کا مثیل آئے گا۔ علاوہ ازین جب یہ مانا جاتا ہے کہ یسوع مردے زندہ کیا کرتا تھا تو پھر کیون اس نے الیاس کو دوبارہ زندہ کرکے یہودیون کے اعتراض کی تردید نہ کر دی۔ اب اس اعتراض کے مقابلہ پر مسیح موعود پر یہ اعتراض کہ خود عیسےٰ دوبارہ نازل ہونا چاہیئے تھا اس کا مثیل کیون آیا ہے۔ ان لوگون کی طرف سے جو مسیح کی رسالت کو تسلیم کرتے ہین بیوقوفی ہے کیونکہ اگر یہ اعتراض صحیح ہے تو پھر تو مسیح کو سب سے پہلے رسالت سے جواب ملتا ہے جبتک اس کی کوئی بریت نہ کر لی جائے یہ اعتراض محض حماقت ہے علاوہ ازین آمد ثانی کے معنے تو مسیح نے خود صاف کر دئے تھے پھر افسوس ہے ان لوگون پر جو انہین الفاظ پر ٹھوکر کھاتے ہین۔ کیا مسیح نے نہین کہا کہ الیاس کا دوبارہ ہونا اس طرح پر ہوا کہ اس کی روح اور خصلت پر کوئی دوسرا شخص آگیا یعنی یوحنا جس نے یسوع کو بپتسمہ دیا اور اس طرح پر صاف جتلا دیا کہ میرا دوبارہ آنا بھی اسی طرح پر ہوگا۔ افسوس ہے ان لوگون کی عقلون پر جو اس بستر کو نہین سمجھتے کہ مسیح کو کیون یہ واقعہ پیش آیا کہ اسے آمد ثانی کے یہ معنے کرنے پڑے اسمین صاف اشارہ تھا کہ پھر بھی ابتلا دنیا مین پیش آئے گا پس ان لوگون کو جنہون نے ایک دفعہ آمد ثانی کے یہ معنے سمجھ لئے کہ کوئی دوسرا شخص اس کی خو بو پر آیا کرتا ہے۔ یہ اعتراض کیونکر سوجھ سکتا ہے۔ اگر کسی شخص کی دوبارہ آمد سے یہ مراد نہین کہ کوئی اور شخص اس کی خو بو پر آئے تو یسوع مفتری ٹھہرتا

ہے۔ کیونکہ ان معنوں کے انکار سے سب سے پہلے جس شخص کا دعوے باطل ہوتا ہے وہ یسوع ہی ہے۔
اور اگر آمد ثانی کے یہ معنے ہیں کہ کوئی دوسرا شخص اس کی خو بو پر آجائے۔ تو یسوع کی آمد ثانی سے واقعی اسی کا
آجانا مراد نہیں ہو سکتا بلکہ یہاں بھی یہی مراد ہونی چاہیئے کہ کوئی دوسرا شخص یسوع کی خو بو پر آجائے
ان دونوں پہلوؤں میں سے بشپ جو پہلو چاہے اختیار کرے اور اس محتمل الضدین کی ہر دو شاخوں
میں سے جس پر چاہے اپنے قدم جمائے لیکن یسوع نے خود ہی اس معاملہ کی اور بھی وضاحت کر دی
ہے اس نے صاف الفاظ میں کہدیا کہ وہ الیاس کی مانند دکھ اٹھائیگا "پھر میں تم سے کہتا ہوں
کہ الیاس تو آچکا لیکن انہوں نے اس کو نہیں پہچانا بلکہ جو چاہا اس کے ساتھ کیا۔ اسی طرح ابن آدم
بھی ان سے دکھ اٹھائے گا" (متی ۱۷/۱۲)۔
اب دیکھنا چاہیئے کہ الیاس نے کس طرح دکھ اٹھایا۔ خود نہیں بلکہ یوحنا کی شخصیت میں یعلی ہذا القیاس
ابن آدم بھی اپنی آمد ثانی کے وقت خود دکھ نہیں اٹھائے گا۔ بلکہ اس کی جگہ کوئی اور شخص جو ابن آدم کی
روح وخصلت میں ہو کر آئے وہ دکھ اٹھائے گا۔ اس لئے ہم یسوع کے خادموں کو ان کے آقا کے
الفاظ میں مگر اس سے بڑھکر سچائی کے ساتھ کہتے ہیں کہ "آئیو الاسیح" آگیا ہے اگر چاہو تو قبول کرو۔
جسکے کان سننے کے ہوں سنے"۔ نیز یسوع نے اپنی آمد کو ایک چور کی آمد سے تشبیہ دی ہے (متی ۲۴/۴۳)
پہرہ والوں کی نظر ایک طرف ہوتی ہے لیکن چور دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔ یسوع کے بارے
میں بھی یہی واقع پیش آیا ہے۔ عیسائی اس کے اپنے آنے کے منتظر ہیں لیکن وہ کسی اور کی شکل میں
ظاہر ہو گیا ہے۔ ان کو مناسب ہے کہ اب تمام بیہودہ امیدوں اور فضول انتظاروں کو چھوڑ دیں کیونکہ
انکے اپنے حساب کے مطابق آمد ثانی کا وقت آچکا ہے بلکہ گذرتا جاتا ہے اگر وہ اب نہ آیا تو یقیناً کبھی بھی
نہیں آئے گا۔
یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جب کبھی یسوع سے یہودیوں نے یہ درخواست کی کہ ہمیں
اپنی رسالت کا کوئی آسمانی نشان دکھا تو یسوع ہمیشہ انکار ہی کرتا رہا۔ مگر برعکس اس کے مسیح موعود
نے مخالفین کی درخواست پر اور بغیر درخواست کے آسمانی نشان دکھائے امرتسر کے ایک مشہور پادری
آتھم کی درخواست پر قادر مطلق خدا نے آپکے ہاتھوں سے ایک ایسا آسمانی نشان ظاہر کیا جسکا
نتیجہ آتھم کا قبر میں جا سونا تھا عیسائی لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکتے تھے لیکن انہوں نے پہلے زمانہ

کے یہودیوں کی طرح انکار ہی کیا۔ علی ہذا القیاس ایک آریہ پنڈت لیکھرام کی درخواست پر حضرت مسیح موعود نے چھ سال کے اندر اس کی موت کی پیشگوئی کی۔ اور بار بار ایک امور غیبیہ پر مشتمل پیشگوئیاں اس واقعہ کے متعلق قبل از وقت شایع کین اور پنڈت مذکور کے طریق موت و تاریخ و ساعت موت کا پورا پورا پتہ دیدیا۔ یہ پیشگوئی نہ صرف حضرت مرزا صاحب کے ہاتھوں سے ہی شایع ہوئی بلکہ خود پنڈت لیکھرام نے بھی اس کو کثرت سے شایع کیا اور اس طرح پر کروڑہا انسانوں کے درمیان یہ خبر قبل از وقت شایع ہوگئی اور پھر ہر ایک پہلو سے وقت معینہ پر اپنے تمام شرائط کے ساتھ پوری ہوئی۔ اور اسی طرح پر ڈیرھ سو سے زائد خارق عادت نشانات مسیح موعود دکھا چکے ہین جن کے کروڑون لوگ گواہ ہین اور اگر اس وقت بھی کوئی شخص سچے دل سے اور حق کو قبول کرنے کی خاطر نیک نیتی سے نشان مانگے تو اسے مایوس نہین کیا جاتا۔ یسوع کی پیشگوئیون پر کسی قسم کا وثوق نہین کیا جا سکتا کیونکہ کسی پیشگوئی کے پورا ہونے کی سچائی کا ثبوت نہین مل سکتا جبتک اس کے واقعات پیشتر ہی شایع نہ کئے جائین۔ وقوعہ کے بعد معجزات اور پیشگوئیان تو سیکڑون نہین ہزارون بن سکتی ہین۔ اور تمام قومون کی کتابین ایسی کہانیون سے بھری پڑی ہین۔ لیکن مسیح موعود پیشگوئیون اور معجزات کی سچائی کا زندہ گواہ موجود ہے۔ اس کی پیشگوئیان پورا ہونے سے پہلے شایع کی جاتی ہین تاکہ پورا ہونے کے وقت لوگ ان کی سچائی کو دیکھنے کے قابل ہون۔ عیسائیون کے پاس مسیح کی کوئی بھی پیشگوئی اس قسم کی نہین ہے۔ اس کی جو پیشگوئیان پورا ہونے سے پہلے شایع کی گئین وہ ایسی غلط نکلی ہین کہ عیسائیون کو ان کی وجہ سے سخت ندامت اٹھانی پڑتی ہے۔ جب ہم یسوع کے حالات پر جیسا اناجیل مین مندرج ہین نظر کرتے ہین تو ایک عجیب مقابلہ کی تصویر ہماری نظرون کے سامنے کھچ جاتی ہے۔ وہ ہمیشہ اس امر کی کوشش کرتا رہا کہ اس کا مسیحائی کا دعوے عام طور پر مشتہر نہ ہو۔ اور جب کبھی فاضل یہودیون نے اس سے اس کی سچائی کا نشان مانگا تو وہ یہی جواب دیتا رہا کہ کوئی نشان نہ دیا جائے گا۔ جب فریسی اس کے دعوے کے متعلق تذبذب مین تھے تو انہون نے بمنت یسوع کیخدمت مین عرض کی کہ وہ اپنی سچائی کا کوئی نشان ان کو دکھاوے۔ لیکن اس نے انہین جواب دیا اور کہا کہ "اس زمانہ کے بد اور حرامکار لوگ نشان ڈھونڈتے ہین پر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان انہین دکھایا نہ جائیگا (متی ۱۲ باب ۳۹)" ہم امید کرتے ہین کہ ڈاکٹر لیفرائے ایسے

الفاظ موجودہ مسیح سے ہرگز سننے پسند نہ کرے گا اور اسے سننے کی ضرورت بھی نہین کیونکہ اگر وہ حق طلبی کی راہ سے کوئی نشان مانگے تو مسیح موعود اسے دکھلانے کے لئے تیار ہے۔ لیکن جو نشان یسوع نے دکھانا چاہا وہ موت کے بعد ظاہر ہونا تھا۔ اور اس واسطے اس کی رسالت کا ثبوت نہین ٹھہر سکتا تھا اور نہ طلب کرنے والون کو اس سے تسلی حاصل ہوسکتی تھی۔ یسوع نے یہ خاموشی برابر اپنے تبلیغ کے سارے زمانے مین رکھی۔ ایک اور موقع پر جب فریسیون نے اسکے مشن کی تائید مین آسمانی نشان مانگا تو اس نے ایک سرد آہ بھری شائد اس واسطے کہ اس مین نشان دکھلانے کی قدرت نہ تھی اور کہا کہ "اس نسل کو کوئی نشان نہ دکھلایا جائے گا" موجودہ نسل اس لحاظ سے بڑی خوش قسمت ہے کیونکہ اس کا مسیح اپنے خدا کی طرف سے ہونے کا ثبوت دینے کو تیار ہے اور آسمانی نشانات بکثرت دکھلا چکا ہے اور اب بھی دکھلاتا ہے۔ بجائے اس دلیل کے سبب مناظرہ سے انکار کرنے کے بشپ صاحب کو مناسب تھا کہ ایک ایسے دشمن کو خاموش کرنے کے لئے اس موقع کو غنیمت خیال کرتے جو مذہب عیسوی کے جھوٹے مسائل کا استیصال کر رہا ہے۔ بشپ صاحب کا انکار ان کی ناقابلیت کو ظاہر کرتا ہے اور اس بہانہ سے انہون نے صرف اپنے عیب کو چھپانے کی کوشش کی ہے۔ کسی شخص نے کبھی خواہش نہین کی تھی کہ بشپ صاحب مسلمانون پر عیسائیت کی صداقت ظاہر کرین اور نہ یہ انکا خاص کام تھا۔ لیکن انہون نے ابتدا کی اور عیسائیت کے مسائل کو جو ایک راز کی صورت مین چلے آتے ہین مسلمانون کے سامنے حل کرنا چاہا۔ نہ اس واسطے کہ دراصل انکے پاس کوئی ثبوت موجود تھا (کیونکہ مابعد کی حالت اس خیال کی تردید کر رہی ہے) بلکہ اس سبب سے کہ عوام الناس کے خیالات پر ان کا رعب بیٹھ جائے اور لوگ بشپ صاحب کی . . بزرگی اور فضیلت کی وجہ سے اور بغیر کسی دلیل کے طلب کرنے کے انکے الفاظ پر ایمان لے آئین۔ اصل بات یہ ہے کہ بشپ صاحب کا پادری اور واعظ انجیل ہونے کا جوش نئے عہدہ پر آتے ہی ٹھنڈا نہین ہوسکتا تھا۔ اور اسی جوش سے اپنے عہدہ کی آڑ مین انہون نے یہ فائدہ حاصل کرنا چاہا کہ عوام پر اپنے مذہب کا اثر ڈالین۔ جونہی انہون نے دیکھا کہ ایک مسلمانون کا عظیم الشان امام انکے مقابلہ کے لئے تیار ہے تو انہون نے واپسی کا نقارہ بجایا اور اسلام کے ہاتھ مین ایک فتح عظیم چھوڑ کر میدان جنگ سے گریز اختیار کیا +

ڈاکٹر لیفرائے کا دوسرا اعتراض یسوع اور اس کے پیروؤن کے خلاف ہے۔ اور نہ مسیح موعود کے

وہ کہتے ہین مسیح موعود نے یسوع کی زندگی کے حالات بیان کرنے مین سختی اور بدزبانی سے کام لیا ہے لیکن کیا وہ عیسائی پادریون کی کینہ بدزبانی سے واقف نہین جو وہ اسلام اور اس کے اولوالعزم بانی کے حق مین کرتے ہین در آنحالیکہ وہ خود بھی کئی سالون تک پادری کا کام کرتے رہے ہین کیا وہ نہین جانتے کہ نہایت گندے اور سخت الفاظ جو ان کو اپنی زبان مین مل سکتے تھے ان واعظان انجیل نے سب کے سب پیغمبر اسلام علیہ الصلوۃ والسلام پر خرچ کئے ہین۔ آپکے سب اقوال و افعال کو کینہ اغراض کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور آپ کی زندگی کا ہر ایک پہلو عیسائی نکتہ چینون نے ظالمانہ طور سے بدنما بنا کر پیش کیا ہے۔ کیا بشپ صاحب نے کبھی اس برائی کو اپنے مشنری بھائیون سے دور کرنے کی کوشش کی؟ جن لوگون نے وعظ انجیل کو پیشہ بنالیا ہے ان کی گندی تحریرون نے بار بار مسلمان جماعت کے خون کو جوش دیا ہے اور اسی جوش کو ٹھنڈا کرنیکے لئے ہی مسیح موعود نے مناسب سختی سے کام لیا اور اس طریقہ سے لوگون کے جوشون کو فرو کردیا اور اگر وہ ایسا نہ کرتے تو اس کا نتیجہ ضرور کوئی خوفناک صورت اختیار کرتا۔ ابتدا انجیلی واعظون نے کی اور مسیح موعود کی سختی اس خرابی کے دفعیہ کے لئے تھی جو پادری ملک مین پیدا کرچکے تھے۔

لیکن ایک اور سبب بھی ہے جس کے باعث مشنری لوگ مسیح موعود کی تحریرون کو سخت سمجھ رہے ہین وہ اپنے آپ کو عام سطح سے اوپر خیال کرتے ہین اور علمی مناظرات مین بیوجہ بڑے بننا چاہتے ہین۔ وہ چاہتے ہین کہ ہر شخص فرض کے طور پر ان کی رائے کو عزت کی نگاہ سے دیکھے خواہ وہ رائے درست ہو یا غلط۔ اسی واقع مین جس پر ہم اس وقت بحث کررہے ہین بشپ صاحب کو یہ بہت ناگوار گذرا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب خدا سے الہام پاکر مسیح موعود ہونیکا اور یسوع ناصری کے مساوی بلکہ اس سے افضل ہونے کا دعوے کرتے ہین لیکن خود بشپ صاحب اپنے جذبات کی اتباع کرکے پیغمبر اسلام کو معاذ اللہ ایک مفتری قرار دیتے اور نہایت بدنما تصویر ان کی پیش کرتے ہین اور تسپر انہین خیال ہے کہ اسلام کے ساتھ بڑے منصفانہ طور سے برتاؤ کرتے ہین اور مسلمانون کے خیالات کا پاس رکھتے ہین۔ اصل بات تو یہ ہے کہ یسوع کا گلہ دیگر مذاہب کے حق مین جو چاہے کہے لیکن وہ اپنے حق مین ایک لفظ بھی نہین سن سکتے وہ ابن مریم کو خدا سمجھکر پوجتے ہین۔ اور خود بھی چھوٹے چھوٹے خدا بنکر چاہتے ہین کہ لوگ ان کی پرستش کرین۔ اگر کوئی شخص ان کی رائے

پر محققانہ ریویو کرے تو آگ بگولہ ہو جاتے ہین۔ بیشک سچائی ایک تلخ پیالہ ہے ان کے لئے جو جھوٹ سے ملے رہتے ہین ان کے مخالف کا قصور صرف یہی ہوتا ہے کہ وہ سچائی پیش کرتا ہے +

بشپ صاحب اپنے ہم پیشہ اصحاب کی ابتر اور گندی عادت سے ضرور واقف ہون گے مگر کیا انہون نے یا کسی اور انجیلی واعظ نے کبھی اس بدطریق کو روکنے کی کوشش کی؟ ہان یہ مسیح موعود ہی تھا جس نے تین متواتر درخواستین گورنمنٹ مین بھیجکر درخواست کی کہ مناظرہ کا گندہ طریقہ قانوناً بند کیا جائے اور اس کے لیئے قانون نافذ کیا جائے۔ اگر پادری بھی ایسی ہی التماس کرتے۔ تو گورنمنٹ مسیح موعود کی اس تجویز پر زیادہ غور کرتی۔ کیونکہ جب دونون فریق ایک امر پر رضامند ہو جاتے تو گورنمنٹ کے لیئے اس قسم کا قانون بنانے کی راہ نکل آتی جس سے دو فریق ایک دوسرے کے مذہب پر حملہ کرنے سے روک دئے جاتے اور مناظرہ کو صرف اپنے مذہب کی خوبی بیان کرنے کی حد تک محدود کر دیا جاتا۔ علاوہ ازین اس پہلے خط مین جو مسلمانون نے بشپ کو لکھا تھا یہ قواعد بھی موجود تھے کہ کوئی فریق مذہب مقابل پر حملہ نہ کرے اور ہر ایک گروہ صرف اپنے مذہب کی سچائی کا ثبوت دے پس اگر بشپ صاحب نے باوجود اس کے یقین دلائے جانے کے بھی مناظرہ سے علیحدگی ہی اختیار کی تو وہ اپنے سایہ سے ڈرتے رہے اور دراصل کوئی شے انہیں ڈرانے والی موجود نہ تھی +

بشپ صاحب کے دوسرے اعتراض پر اب ہمین صرف ایک اور ریمارک کرنا باقی ہے اور وہ یہ کہ اگر وہ کوئی سختی مسیح موعود کی تحریرین دیکھتے ہین تو وہ سمجھ لین کہ یہ سب کچھ بسبب مماثلت کے ہے اس شخص کے ساتھ جسے بشپ صاحب "خداوند اور آقا" سمجھکر پرستش کرتے ہین۔ جس سختی سے یسوع نے یہودی سردارون کے ساتھ سلوک کیا وہ ان لوگون کے درمیان ضرب المثل ہے تمام یہودی مصنف یسوع کی گندہ زبانی کی جو اس نے ان کے بزرگوں اور کاہنون کے حق مین کی جن پر وہ ہمیشہ غضب کے ساتھ حملہ کیا کرتا تھا اب تک شاکی ہین۔ یہودیون نے نرم الفاظ مین اس کو مخاطب کیا اور آقا اور ربی کہکر اسے بلایا اور ثبوت اور نشان مانگے۔ لیکن جواب مین ان کو ریاکار۔ سانپون کے بچے ایک بد اور حرامکار نسل وغیرہ کہا گیا۔ درحقیقت اس کی کثرت بدزبانی کیوجہ سے یہ الفاظ ہر وقت اسکی زبان پر رہتے تھے۔ اس نے صاف صاف یہودیون کے بزرگون اور معزز مردون اور عورتون کی بے عزتی کی اور انہین محصول لینے والون اور بدکار عورتون

بدتر قرار دیا۔ کیا اس سے ان کے خیالات کو کچھ رنج نہ پہونچتا تھا تاہم وہ لوگ اس کی عزت ہی کرتے تھے۔ دراصل یہودی سرداروں نے آج کل کے ظاہری دینداروں اور واعظوں کی نسبت خواہ وہ ظاہراً کیسے ہی مہذب نظر آویں کہیں زیادہ نرمی کا نمونہ دیا۔ بیشک بشپ صاحب کو چاہیئے کہ وہ یہود کے معزز علما اور بزرگوں کے ساتھ ہمدردی ظاہر کریں جو گورنمنٹ رومی کے ماتحت بڑے بڑے عہدوں پر ممتاز تھے اور جنہیں یسوع حرامکار عورتوں سے بدتر بدکار لوگ سؤر اور کتے سانپوں کے بچے گدھے اور اندھے کہکر مخاطب کیا کرتا تھا۔ اس کی گفتگو کے عام الفاظ بیوقوف۔ جاہل۔ ریاکار اور بدی سے معمور وغیرہ تھے۔ دراصل یسوع نے دشنام دہی کے دفتر میں کوئی لفظ باقی نہیں چھوڑا۔ اور اب پادری لوگ دوسرے مذاہب کے پیشواؤں اور بزرگوں پر حملہ کرتے وقت اس کی نقل ہی کرتے ہیں۔ ایسے "خداوند اور آقا" کے ہوتے ہوئے بشپ صاحب کو مسیح موعود پر سختی اور بدزبانی کا الزام لگانے میں زیادہ محتاط ہونا چاہیئے تھا +

ڈاکٹر لیفرائے کا تیسرا عذر بھی ایسا ہی بودا ہے جیسا پہلا اور دوسرا۔ وہ مسیح موعود کے ساتھ مباحثہ پر رضامند نہ ہونے کے لئے یہ وجہ تراشتے ہیں کہ مسیح موعود کے دعوے کو اس صوبہ کے کثیر مسلمان استہزا اور حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ مگر اپنے تئیں بشپ صاحب عیسائی جماعت کا سچا وکیل ٹھہراتے ہیں بہ سبب اس عہدے کے جسپر وہ اتفاقاً مقرر ہیں خواہ ذاتی طور پر وہ کیسے ہی ناقابل ہوں۔ مگر افسوس ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو اس وکالت کے قابل ثابت نکیا کیونکہ عیسائیت کو شکست آتے دیکھکر انہوں نے صاف گریز اختیار کی اور اس کی حفاظت میں کچھ بھی ہاتھ پیر نہ ہلائے اور اس طرح پر ہمیشہ کے لئے اس مذہب پر داغ لگایا جسکے وہ وکیل ہوکر کھڑے ہوئے تھے۔ باقی رہا مسیح موعود کے دعوے کا استہزا اور حقارت سے دیکھے جانا اس معاملہ میں بشپ صاحب کو سوچ سمجھکر قدم رکھنا چاہیئے تھا۔ کیونکہ شام کے یہودیوں نے بھی یسوع کے دعوے کو نہایت استہزا اور حقارت کے ساتھ دیکھا تھا تو کیا ہم اس سے یہ نتیجہ نکالیں کہ اس کا دعوے یہودیوں کے بادشاہ ہونے کا باطل تھا اور یہ پیشگوئی کہ مسیح یہودیوں کا بادشاہ ہوگا اس میں پوری نہیں ہوئی نیز وہ خاص مذہبی فرقہ جس میں بشپ شامل ہے اکثر عیسائیوں کی نظروں میں حقیر ہے براہ مہربانی وہ ہمیں بتلاویں کہ کلیسیائے انگلستان کی تعداد یسوع کے خون پر

بھروسہ کرنیوالے اور اس کو خدا سمجھنے والے دیگر عیسائیون کے مقابلہ مین کیا ہے اس کے بعد انہین خود
ہی معلوم ہو جائیگا کہ خود عیسائی لوگ ان پر اعتراض کرنے والے اور استہزا کرنے والے دنیا مین بکثرت
موجود ہین۔ اور وہ لوگ باوجودیکہ بشپ صاحب یسوع کو خدا مانتے ہین پھر بھی ان کو مرتدین اور کافرون
کی فہرست مین داخل کرتے ہین۔ اس طرح سے تو بشپ صاحب کا عیسائیت کی وکالت کا دعوے جھوٹا
ٹھہرتا ہے۔ پس ان کا یہ اعتراض مسیح موعود پر کہ بہت سارے لوگ انکے دعوے کو نہین مانتے اسلئے
وہ اسلام کے وکیل نہین ہو سکتے کسقدر بیہودہ ہے حالانکہ انہین کے بھائی بند امرتسر کے مباحثہ مین
حضرت مرزا صاحب کو اسلام کا وکیل مان چکے ہین۔ صرف یہی نہین بلکہ بشپ صاحب کا عیسائیت
کی وکالت کا دعوے ایک اور پہلو سے بھی جھوٹا ٹھہرتا ہے۔ بشپ صاحب کی مذہبی وکالت تو صرف
اسقدر ہے کہ ایک عہدہ اور تنخواہ کے لحاظ سے وہ چند مذہبی رسوم جو ان کے لئے مقرر شدہ ہین۔ بجا
لاتے ہین اور ان رسوم کو ادا کرنے کے علاوہ ان کی اپنی ذات کا اثر مذہب عیسائی پر کیا ہے بالفرض
اگر ان کا کانشنس ان کو ہدایت کرے کہ یہ رسم ٹھیک نہین۔ یا اس کے نیچے کوئی حقیقت نہین تو کیا وہ
یہ جرأت کر سکتے ہین کہ علانیہ طور پر اپنا اختلاف اس مقرر کردہ طریق سے ظاہر کر سکین اور اگر
بالفرض کرین بھی تو وہ اسی وقت وکالت سے علیحدہ کئے جاوینگے وہ اس طریق سے جو ان کے
لئے مقرر کیا گیا ایک ذرہ بھر اِدھر اُدھر نہین ہو سکتے اور اگر ہون تو وہ بشپ نہین رہ سکتے۔ وہ
مذہبی رہنما نہین بلکہ رسوم کے غلام ہین۔ اور مذہبی وکیل رسوم کا غلام نہین ہو سکتا۔ بلکہ وہ جسکو
سچے طور پر رہنمائی کا حق حاصل ہے۔ بشپ صاحب کو تو صرف وہ وسائل اختیار کرنے پڑتے
ہین جو ان کی آمدنی اور عہدہ کے قیام کے لئے ضروری ہین اور اگر ان کا نور قلب انکو یہ ہدایت
کرے کہ فلان عقیدہ غلط ہے یا فلان راست ہے تو ان کی جماعت اُن کی رائے کے پیچھے نہین چلیگی
پس جس شخص کا اقرار و انکار اس کی جماعت پر کوئی اثر پیدا نہین کر سکتا وہ کیونکر یہ دعوے کر سکتا
ہے کہ مین حقیقی طور پر فلان مذہب کا وکیل ہو سکتا ہون۔ برعکس اس کے حضرت مسیح موعود
ایک حقیقی رہنما ہین اور ان کی جماعت جسقدر وہ ہے ان کو اپنا پیشوا تصور کرتی اور اپنے عقائد
اور اعمال کو ان کے عقائد اور اعمال کے مطابق بنانے کی کوشش کرنیوالی ہے۔ ایک لاکھ یا زیادہ
آدمی آپ کو خلیفۃ اللہ سمجھتا اور تمام مذہبی امور مین حکم خیال کرتا ہے اگر بشپ صاحب مسیح موعود کو

خاموش کر دیتے تو گویا وہ ایک لاکھ اشخاص کا منہ بند کر دیتے اور اگر وہ انہین قائل کر دیتے تو وہ اس کثیر تعداد کو اپنے مذہب کی سچائی کا قائل کرنے والے ٹھہرتے۔ اس طرح پر ایک ایسا کام انکے ہاتھ سے ہوتا جو سیکڑون پادری دن رات کی کوشش اور ہر قسم کے حیلہ و فریب سے ایک صدی مین بھی نہین کر سکتے۔ اگر بشپ صاحب یہ عظیم الشان خدمت اپنے مذہب کی کرتے تو بیشک وہ قابل تعظیم اپنے ہم مذہبون مین ٹھہرتے اور علاوہ ازین روح القدس کی عنایت کو اور زیادہ حاصل کر کے کسی اس سے بھی بڑے عہدہ پر ممتاز کئے جاتے اور ان کی یادگارین قائم کیجاتین اور وہ ہمیشہ کے لئے عیسائی مذہب کے سچے اور لایق وکیل ٹھہرتے لیکن موجودہ صورت مین تو افسوس ہے کہ ان کو کوئی بھی فخر حاصل نہین اور واقعات انکے حقیقی وکالت کے دعوے کو مردود ٹھہراتے ہین۔ بشپ صاحب کو یاد رکھنا چاہیے کہ ان کا عذر بالکل لغو ہے کیونکہ مسائل متنازعہ فیہ خاص وہ مسائل نہین تھے جن کے باعث مسیح موعود اور دیگر مسلمانون مین اختلاف ہے بلکہ مذہب اسلام کے وہ اصول اور تعلیم تھی جن مین تمام مسلمان ان کے ساتھ متفق ہین اور اسی واسطے بشپ صاحب کو لکھا بھی گیا تھا کہ اگر وہ چاہین تو اس چیلنج پر کل مسلمان دستخط کرنے کے لئے تیار ہین لیکن یہ تمام عذر جو بشپ صاحب پیش کرتے ہین دراصل کسی خوف کا نتیجہ ہین جس کا اظہار بشپ صاحب نے مناسب نہین سمجھا۔

ڈاکٹر لیفرائے صاحب کا چوتھا عذر خاص ان کی اپنی حالت کے متعلق ہے۔ ہم بڑی خوشی سے اسکو قبول کر لیتے اگر خود بشپ صاحب کی ہی پہلی کارروائی اسے باطل نہ ٹھہرا دیتی۔ لاہور مین لیکچر دینے کے لئے انکو وقت کہان سے ملگیا۔ کیا اسوقت کلیسیا کو ان کی ضرورت نہ تھی۔ نیز یہ اظہر من الشمس ہے کہ ہر ایک عیسائی کا یہ پہلا فرض ہے کہ غیر مسیحیون کو بچاوے اور نجات یافتون کی ضروریات کو پورا کرنا ایک چھوٹے درجہ کا کام ہے۔ اگر عیسائیون کے اصل عقیدہ کے رو سے دیکھا جاوے تو یہ امر ظاہر ہے کہ ڈاکٹر لیفرائے کا پادریانہ کام انکے موجودہ کام کی نسبت اہم تھا اور زیادہ ضروری تھا اور اگر بشپ صاحب یہ کہین کہ انہون نے روح القدس کے اشارے سے ایک کام چھوڑ کر دوسرا اختیار کیا ہے تو اس کا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ روح القدس کو شاید کوئی اور اغراض مدنظر ہون اس سے یہ ضروری نتیجہ نہین نکلتا کہ واعظ کا کام چھوٹا کام ہے۔ لیکن اگر یہ بھی تسلیم کر لیا جاوے کہ بشپ صاحب کا یہ فرض نہ تھا کہ وہ دوسرون کے بچانے کی فکر کرتے تو پھر بھی بشپ صاحب کی بریت نہین ہوتی

کیونکہ نہ صرف انہوں نے دوسروں کو بچانے سے انکار کیا بلکہ اپنے مذہب کی حفاظت کی بھی کچھ پروا نہ کی۔ اور سچی مذہبی حمیت سے بھی کام نہ لیا اور مذہب کی حمایت کی کچھ پروانہ کرکے اسپر ہمیشہ کیلئے زک کا داغ لگایا۔ انگریزی اخبارات جو بشپ صاحب کے ہم مذہب تھے انہوں نے تو بشپ صاحب کے انکار سے پہلے ہی صاف اقرار کرلیا تھا کہ اگر ایسی منصفانہ شرطوں کے ساتھ بھی بشپ صاحب نے مباحثہ سے انکار کیا تو اسلام کا اس میدان مین فتح کا دعوے بجا ہوگا اور بشپ صاحب کو کسی عذر کی گنجایش نہ ہوگی۔ چنانچہ ان مین سے ایک اخبار انڈین ڈیلی نیوز نے جو بشپ صاحب کی خدمت مین بھی بھیجا گیا تھا۔ پرزور الفاظ مین تحریر کیا کہ "ہم نہین جانتے بشپ صاحب کس طرح یہ کہہ سکتے ہین کہ ایسے دلچسپ مباحثہ مین ان کا وقت بہت خرچ ہو جائے گا کسی حالت مین بھی ان کو نہین چاہئے کہ ایسے دشمنون کی تردید کرنے۔ خاموش کرنے اور قائل کرنے کا یہ عجیب موقعہ ہاتھ سے دیدین خصوصاً ایسی جگہ جہان انہین یہ ثابت کرنا ہوگا کہ ہر دو مذاہب عیسائیت اور اسلام مین سے کون زندہ مذہب کہلا سکتا ہے"۔ مگر افسوس کہ بشپ صاحب نے ان تمام پہلوون کو عمداً نظرانداز کرکے یہی مناسب سمجھا کہ بجائے اسکے کہ مباحثہ کے بعد وہ قطعی زک اٹھائین یہ بہتر ہے کہ انکار سے بات کو ٹالدین۔ مگر ہماری رائے مین ایک ایسے مذہبی عہدہ دار کے لئے یہ طریق پسندیدہ نہ تھا۔ ہمارے خیال مین دشمن کو پیٹھ دکھانے کی نسبت اسکا مقابلہ کرنا زیادہ باعث عزت ہے وہ شخص جو پیٹھ دکھاتا ہے شکست کھانے مین اس شخص کے برابر ہوتا ہے جو مقابلہ مین دشمن کی تلوار کے نیچے خاک کے ساتھ ملتا ہے۔ صرف فرق یہ ہوتا ہے کہ اول الذکر کے دامن پر بزدلی اور بیعزتی کا یہ داغ رہ جاتا ہے اور موخر الذکر اپنی جوانمردی جہانتک طاقت ہو دکھاتا ہے اور بزدلی کے الزام سے بری ٹھہرتا ہے۔ خصوصاً کلیسیا کا ایک بشپ یہ عذر پیش نہین کرسکتا کہ مجھے اندرونی کام بہت ہین۔ ہر ایک شخص کا جو کسی مذہب سے تعلق ظاہر کرتا ہے پہلا فرض مذہبی حمایت ہوتی ہے اور دیگر فرایض اس سے دوسرے درجہ پر ہین اس لئے جو کام بشپ صاحب نے کیا ہے وہ ایک معمولی انسان کے شایان شان بھی نہین ہے اگر دشمن قلعہ پر گولہ باری کر رہا ہے تو اس کو یہ کہنا بڑی بیوقوفی ہے کہ جناب میرا ابھی تک اندرونی انتظام ٹھیک نہین اس کو درست کرکے پھر آپ کا مقابلہ کرون گا۔ اس طرح پر شہر پناہ کو بے حفاظت چھوڑ دینا قابل شرم غلطی ہے خواہ اسکے لئے سو عذر بنائے جائین۔ بلکہ عذر تو اور بھی کمزوری کا

ثبوت ہے÷

بشپ صاحب کے آخری عذر کا سمجھنا اور بھی مشکل ہے کیونکہ یہ محض لفظ ہی ہین جن کے نیچے سچی حقیقت کوئی نہین۔ بشپ صاحب نے یہ فرض کرلیا ہے کہ مذہبی صداقتین دلایل سے ثابت نہین کیجا سکتین لہذا مباحثہ فضول ہے۔ تو پھر گویا مذہبی سچائیان کبھی بھی ثابت نہین ہوسکتین۔ کیونکہ ثبوت بلا دلایل ایک مہمل شے ہے۔ لاکھون کتابین عیسائیون نے شایع کین جن مین عیسائیت کو "معقول دلائل" سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کیا یہ سب کچھ بیفائدہ تھا اور کیا مصنفون نے ایک لغو کام کیا۔ بشپ صاحب نے خود بھی بڑی مہربانی سے اہم مذہبی مسائل پر عوام الناس کے سامنے لیکچر دئے۔ کیا یہ ایک فضول حرکت تھی اور کیا انکے لیکچر دلائل اور معقول مباحثات سے خالی تھی اور اس نے مسلمانون کو اعتراض کرنے کیلئے کیون بلایا۔ ایک لغو چیز پر اعتراض کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ مگر ہم بشپ صاحب کی فہم وعقل کی کسر شان نہین کرنا چاہتے۔ اپنے علم اور زبان دانی کی بھروسہ پر انکو پہلے یہ خیال آیا کہ عیسائیت کی سچائی منطق اور دلائل کے ذریعہ سے قائم کرنے کی کوشش کرین۔ لیکن جب انہون نے دیکھا کہ عیسائیت کے سب سے بڑے عقائد تو خود عقل کو دھکے دے رہی ہین تو انہون نے براہین کے راستہ پر قدم مارنے سے انکار کیا۔ تجربہ نے ان پر کھولدیا کہ عیسائی مذہب کے عقائد کی تائید عقلی دلائل کے ذریعہ سے ایک بیہودگی ہے۔ ہم اس بات مین بشپ صاحب سے متفق ہین کہ عیسائیت کے عقائد درحقیقت عقل سے ثابت نہین کئے جاسکتے لیکن ہم ان کے اس منحوس فتوے سے کہ تمام مذاہب کا یہی حال ہے نااتفاقی ظاہر کرتے ہین۔ اگر بشپ صاحب اپنے تنگ دائرہ سے باہر نکل کر یہ دعوے کرین کہ اسلام کے صحیح اصول بھی انہین مذہبی عقائد مین شامل ہین جو عقلی طور پر ثابت نہین ہوسکتے تو ہم اس کی تردید کرتے ہین اور انہین صاف بتاتے ہین کہ جو چیلنج ان کو مسلمانون نے دیا تھا وہ اسلامی مسائل کی عقل پسندی کا ایک زندہ ثبوت ہے÷

بشپ صاحب اپنے جواب مین لکھتے ہین کہ "خدا اور سچے ایمان کا علم...... دل کی پاکیزگی پر مبنی ہے" لیکن کیا ان کو یہ معلوم نہین کہ تمام مذاہب والے دل کی پاکیزگی کے دعویدار ہین۔ اہل ہنود اور بدھ مذہب کے لوگ کہتے ہین کہ دل کی پاکیزگی ہمین ہی حاصل ہے۔ اب ہم کیونکر کہہ سکتے ہین کہ بشپ صاحب کا دل کی پاکیزگی کا بیان صحیح ہے اور دوسرے کے غلط ہین۔ آخر اس فیصلہ کیلئے ہمین دلائل کیطرف ہی رجوع کرنا

پڑے گا۔ پھر بشپ صاحب لکھتے ہین کہ "مذہب کی اپیل ..... تمام انسانی جوارح - اس کی مرضی اس کی خیالات اس کی اخلاقی خواہشون اس کی ایمانی قابلیت - قصہ کوتاہ اس کے دل اور اس کے دماغ سے تعلق رکھتی ہے"۔ لیکن ان بیانات کو کیا کرین جبکہ ہنوز ایک مذہب کے سچا یا جھوٹا ہونے کا ہی فیصلہ نہین ہوا - بشپ صاحب عیسائیت کو اور مسلمان اسلام کو سچا خیال کرتے ہین لیکن اگر کسی کے پاس دلایل ہی نہ ہون تو ایسے خیالات کو کیا وقعت دیسکتے ہین جس شخص نے جس طور پر تربیت پائی اسی کو سچا سمجھ لیا - اخلاقی خواہشین بھی ایسی چیز نہین کہ تمام انسانون کے درمیان ایک غیر متبدل طرز پر تسلیم کیجاتی ہون بلکہ جیسے جیسے حالات اور تربیت مین اختلاف ہے اسی کے مطابق انسان اپنی اخلاقی خواہشون کو بھی محدود کر لیتے ہین اور سب کے سب کسی ایک معیار پر قائم نہین ہین - جو فیصلہ کن ہو - اب مثلاً بشپ صاحب کی اخلاقی خواہشین ایک کمزور انسان کو خدا بنانے تک ہی آکر ٹھہر گئی ہین جو عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا اور جس کی لاش تھوڑا عرصہ ہوا شہر سرینگر کے محلہ خانیار مین مدفون معلوم ہوئی ہے - مگر ایک مسلمان کی اخلاقی خواہشین ایسے گندہ عقیدہ سے سخت متنفر اور بیزار ہوتی ہین - پھر بشپ صاحبکو تو یہ تسلی ہے کہ تمام انسانی گناہون کا بدلہ خدا نے اپنے بیٹے کو لعنتی موت مار کر لیلیا - اور اس طرح گناہ کا بوجھ انکے سر سے اتر گیا لیکن ان کے بھائی ٹامس پین کی فطرت نے اس بیہودہ بات کو قبول نہ کیا اور اس کی اخلاقی خواہشات نے اسکو اسی طرف ہدایت کی کہ خدا ایک مجنون انسان نہین ہوسکتا جو اپنے ہی بیٹے کو پھانسی دیدے اور ایسا کمزور نہین ہوسکتا جو بغیر ایسا کرنیکے اسکا کام ہی نہ چل سکے - عیسائیت مین شراب مذہب کا جز ہے - لیکن مسلمانونکے نزدیک اس سے بڑھکر کوئی ناپاکی ہی نہین غرض اس قسم کی بہت مثالین ہین جن سے ظاہر ہے کہ خیالات اور اخلاقی خواہشین ہر ایک فرقہ کی دوسری سے الگ ہین اور ان کے ذریعہ سے کوئی معیار صداقت قائم نہین ہوسکتا - دل کو اپیل کرنے سے اگر مراد بشپ صاحب کی وجدانی دلائل ہین تو ان کا اثر ایسے لوگون پر تو ہوسکتا ہے جنہون نے پہلے ہی ایک حد تک کسی مذہب کو قبول کر لیا ہو جسکے متعلق وجدانی دلائل پیش کئے جاتے ہین - مگر جہان سرے سے اس مذہب کے تمام عقاید کو ہی مخالف باطل قرار دیتا ہے تو وہان وجدانی دلائل پیش کرنا محض حماقت ہے - کیا یہ ہنسی کی بات نہین کہ مذہبی صداقت کے ثبوت کے لئے مخالف کے سامنے وجدانی دلائل پیش کئے جائین اور عقلی دلائل جو دراصل رہنمائی کر سکتے ہین - ثبوت کیلئے ناکافی سمجھی جائین

بشپ صاحب شاید اس بات کو کہ گنگا کا پانی گناہ دور کرتا ہے سن کر مضحکہ مین اڑا دین گے مگر کیا یہ اس سے بھی زیادہ ہنسی کی بات نہین کہ یسوع کا خون گذشتہ اور آیندہ کے تمام گناہون کو دھو دیتا ہے۔ تاہم ہندو ایک کی اور بشپ صاحب دوسرے کی سچائی کو مانتے ہین اور اسی کو حق سمجھتے ہین۔ اگر مذہبی متنازع فیہ مسائل کے فیصلہ کے لئے یہی طریق ہے جو بشپ صاحب پیش کرتے ہین تو کیون انہون نے اس قدر وقت اور روپیہ انجیل کے وعظ کرنے مین ضایع کیا۔ جو لوگ کسی مذہب مین ہین وہ اسے سچا سمجھتے ہین اور پادری لوگ صرف ان کے امن مین خلل اندازی کرتے ہین*

ذنب کے معنون پر بحث

ماہ مئی کے پرچہ میگزین مین مضمون عصمت کے متعلق لفظ ذنب کے معنون پر بحث کی گئی تھی ہمین مجبوراً اس کی طرف پھر توجہ کرنی پڑی ہے کیونکہ ۱۹ جولائی کے پرچہ ایپفینی مین ایک پادری صاحب نے جو اپنا نام جے۔ ایم لکھتے ہین۔ "قرآن" کے عنوان کے نیچے مضمون نویسی کرتے ہوئے ہمارے مضمون مین دیدہ و دانستہ تحریف کر کے اسکو پیش کیا ہے اور خود غلط بیانی کر کے پھر اسی کی تردید شروع کی ہے اور بہت سی تکلیف اٹھا کر یہ ثابت کیا ہے کہ لفظ ذنب سے جو قرآن شریف مین آیا ہے۔ پانچ مقامات پر واقعی ارتکاب گناہ مراد ہے مگر تعجب ہے کہ ہم نے کب انکار کیا تھا کہ ذنب کبھی بھی ارتکاب گناہ کے معنون مین نہین آتا۔ پادری صاحب نے اپنا وقت ضائع کر کے ایک سفید صفحہ کو سیاہ کرنے کے سوائے اور کوئی کام نہین کیا۔ مگر اس کی ہمین چندان پروا نہین۔ البتہ اس نے جو تحریف ہمارے مضمون مین کی ہے اسکا اظہار ضروری ہے تا ناواقف لوگ دھوکہ مین نہ پڑین۔ شروع مضمون مین پادری صاحب لکھتے ہین کہ قرآن شریف کی ان آیات کے مفہوم کو جن مین انبیا کے گناہون کا ذکر ہے۔ بدلانے کی کوششون مین سے ایک نئے فرقہ موید ین اسلام کا یہ اختراعی بیان ہے کہ لفظ ذنب سے کسی جگہ گناہ مراد نہین بلکہ صرف ایسی انسانی کمزوری مراد ہے جس کے لئے انسان کو خدا تعالے سے مدد طلب کرنے کی حاجت پڑتی ہے۔ ہم پادری صاحب سے یہ سوال کرتے ہین کہ کیا واقعی ان کا کانشنس ان کو یہ کہتا ہے کہ جو کچھ انہون نے لکھا ہے۔ وہ ہمارے مضمون کا صحیح مفہوم ہے۔ پادری صاحب کی عدم واقفیت یا موٹی سمجھ اس تحریف کیلئے عذر نہین ہو سکتی اور دیدہ و دانستہ دھوکا دینے کے جرم کو کم نہین کر سکتی۔ کیونکہ انہون نے صرف یہ کارروائی کی ہے۔ کہ

ایک فقرہ کو آگے اور پیچھے سے کاٹ کر پیش کیا ہے کہ گویا ہمارا یہ مطلب ہے کہ ذنب کا لفظ گناہ کے معنوں میں کبھی آتا ہی نہیں۔ اُن فقرات کو ہم بعینہ نیچے نقل کرتے ہیں تا کہ منصف مزاج ناظرین غور کریں کہ ہمارے الفاظ سے یہ مفہوم نکل سکتا ہے جو پادری صاحب نے نکالکر اپنی تحریف کا نمونہ دکھایا ہے۔ نمبر ۵ صفحہ ۱۹۵ و ۱۹۶ پر یہ عبارت ہے ”یہ کہنا بالکل غلطی ہے کہ آیت استغفر لذنبک میں ذنب کا لفظ جو ہے جو گناہ کو کہتے ہیں کیونکہ ذنب اور جرم میں فرق ہے۔ جرم کا لفظ تو ہمیشہ اسی گناہ کے لئے آتا ہے جو سزا کے لئے ہوتا ہے مگر ذنب کا لفظ بشریت کی کمزوری کیلئے بھی آجاتا ہے۔ اس لئے نبیوں پر انسانی کمزوری کی وجہ سے ذنب کا لفظ اطلاق پایا ہے۔ مگر جرم کا لفظ اطلاق نہیں پایا۔ اور خدا کی کتاب میں کسی نبی کو مجرم کے لفظ سے نہیں پکارا گیا“

کوئی دانشمند ان الفاظ کا یہ مفہوم بیان نہیں کر سکتا کہ ذنب کا لفظ سوائے بشریت کی کمزوری کے اور کسی جگہ اطلاق پاتا ہی نہیں۔ ہم نے صاف الفاظ میں لکھا تھا کہ جرم اور گناہ ایک ہیں لیکن ذنب انسانی کمزوری کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ پھر ہم نے لکھا تھا کہ قرآن مجید نے جرم کا لفظ کسی نبی کے لئے استعمال نہیں کیا۔ اور اس سے ہم نے نتیجہ نکالا تھا کہ اگر لفظ ذنب کسی نبی کے حق میں استعمال بھی کیا گیا ہو تو اس کے معنے گناہ نہیں بلکہ صرف انسانی کمزوری ہے۔ امور تنقیح طلب تو یہ تھے کہ کیا قرآن مجید نے کوئی تفریق جرم اور ذنب میں کی ہے؟ اور کیا جرم کا لفظ نبیوں پر بھی استعمال کیا گیا ہے؟ اور کیا قرآن مجید نے ذنب کے لئے وہی سزا مقرر کی ہے جو اس نے جرم کیلئے مقرر کی ہے؟ ہمارے دلائل کی جواب دینے سے تنگ آکر پادری صاحب نے یہ پہلو اختیار کیا کہ بعض اوقات ذنب کے معنی گناہ ہوتے ہیں۔ اور پانچ مثالیں پیش کرنیکے بعد جن میں کہ لفظ ذنب انبیاء کے علاوہ دیگر اشخاص پر بولا گیا ہے اس نے بڑی چالاکی سے کام لیا اور نتیجہ یہ نکالا کہ ”اس لئے لفظ ذنب تمام انبیاء بمعہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے گناہوں پر استعمال کیا گیا ہے“۔ شائد ایک پادری صاحب کیلئے یہ کام باعث فخر ہوگا لیکن ایک دیانت دار مباحث کے واسطے یہ قابل شرم ہے +

جیسا کہ ہم پہلے وعدہ کر چکے ہیں۔ عصمت انبیاء کا مضمون آئندہ کسی میگزین میں درج ہوگا اسلئے ہمارے ناظرین کو اس کی مکمل بحث کیلئے ابھی انتظار کرنا چاہیئے۔ سر دست ہم اس فرق پر زور دینا چاہتے ہیں جو قرآن مجید نے لفظ ذنب اور دیگر الفاظ میں جو گناہ کے معنوں میں استعمال ہوئے ہیں

رکھا ہے۔ علاوہ لفظ ذنب کے جو گناہ اور انسانی کمزوری دونوں معنوں میں آیا ہے قرآن شریف نے مخصوصاً
گناہ کے لئے الفاظ جرم۔ اثم۔ فسق کثرت سے استعمال کئے ہیں۔ یہ تینوں الفاظ معہ اپنے مشتقات کے قریباً دو سو
دفعہ اور ذنب قریباً چالیس دفعہ قرآن مجید میں استعمال کیا گیا ہے۔ اب یہ ایک غور طلب بات ہے
کہ یہ ہرسہ الفاظ گو اکثر قرآن شریف میں استعمال کئے گئے ہیں لیکن یہ کسی موقعہ پر کبھی بھی انبیاء علیہم السلام
کے واسطے نہیں آئے۔ حالانکہ لفظ ذنب جو ان کے مقابلہ میں بہت کم استعمال ہوا ہے بعض مقامات
پر قرآن مجید میں انبیا کی نسبت بولا گیا ہے۔ کوئی شہادت اس فرق سے زیادہ بین نہیں مل سکتی
جو قرآن شریف نے ان الفاظ کے استعمال میں رکھا ہے۔ پس جرم ہی ایک لفظ نہیں جو انبیا کے حق
میں نہیں بولا گیا بلکہ دیگر گناہ ظاہر کرنے والے الفاظ بھی ان پر وارد نہیں ہوئے اور صرف لفظ ذنب
ہی اس مطلب کے لئے خاص کیا گیا ہے۔ یہ کہنا بیوقوفی ہے کہ ذنب جرم سے بڑھکر ہے۔ کیونکہ
اس طرح ہمیں ماننا پڑے گا کہ سخت گناہ کرنے والوں کو ان لوگوں کی اصلاح پسرد کی گئی جو ان سے
کم گنہگار تھے لیکن قرآن مجید نے اس خیال کو باطل قرار دیا ہے اور اس نے بتلادیا ہے کہ جرم۔ اثم
فسق کسی شخص کے معصوم ہونے کے منافی ہیں گو ذنب معصومیت کے مفہوم کا منافی نہیں ہے۔

ہم پہلے لفظ جرم کو لیکر غور کرینگے کہ قرآن مجید میں یہ لفظ کس طرح استعمال کیا گیا ہے۔ ایک ہی آیت
سے فیصلہ ہوجاتا ہے انه من یات ربه مجرماً فان له جهنم جو کوئی اپنے رب کے پاس مجرم
ہوکر آئیگا (یعنی اس نے جرم کیا ہوگا) اس کی سزا دوزخ ہے۔ یہاں ایک عام قاعدہ باندھا گیا
ہر ایک مجرم سزا پائے گا اس لئے جرم خدا تعالےٰ کی ایسی نافرمانبرداری ہے جسپر سزا دیجاتی ہے۔ علیٰ
ہذا القیاس قرآن مجید کہتا ہے اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْنَ تحقیق ہم مجرموں سے انتقام لینگے
اب لفظ اثم کو لو۔ اسکے لیے قرآن مجید کہتا ہے ومن یکسب اثماً فانما یکسبه علیٰ نفسه
جو کوئی اثم کرتا ہے اپنے نفس پر کرتا ہے (یعنی خدا کے سامنے اسکا جواب دہ ہوگا) اس لئے اثم پر بھی
سزا کا عام وعید ہے اور اسکا کرنے والا گنہگار ہوتا ہے۔ ایک اور جگہ قرآن مجید میں ہے۔ ان شجرة
الزقوم طعام الاثیم تحقیق زقوم کا درخت اثم کے مرتکبوں کی خوراک ہوگی۔ اور ایسا ہی والله
لا یحب کل کفار اثیم اور خدا ہرگز محبت نہیں کرتا کسی ناشکرگذار اثم کرنے والے سے۔ اس قسم کی
بہت آیات قرآن مجید میں موجود ہیں لیکن مذکورہ بالا حوالوں سے ظاہر ہے کہ اثم بھی جرم کی طرح خدا کی

نافرمانی ہے جسکے لئے سزا مقرر ہے۔ لفظ فسق بھی قرآن مجید مین دیدہ و دانستہ خدا کے احکام کی خلاف ورزی کے معنون مین استعمال ہوا ہے مثلاً اَلْفٰسِقِیْنَ الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَھْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ وَیَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ایک اور جگہ پر ہے وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ اور ایک مقام پر اَلَّذِیْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ اس لئے فسق کھلے طور پر خدا کے احکام کا توڑنا ہے جسکی سزا دوزخ کی آگ ہے۔ اور فاسق ہدایت نہین پاتا۔ نیز لفظ جناح جو فارسی و اردو مین گناہ ہے اور انگریزی لفظ سن کے ہم معنی ہے کبھی بھی قرآن مین کسی مرسل خدا کے حق مین نہین بولا گیا اور اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ کلام الٰہی مین انبیا بے گناہ یا معصوم قرار دیئے گئے ہین۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جناح ایک ایسے لفظ سے نکلا ہے جسکے معنے ہین کسی طرف جھکنا۔ اور اسی لئے اس جگہ استعمال ہوتا ہے جہان فاعل کسی فعل کا برائی کی طرف جھکتا ہے +

اگرچہ قرآن شریف مین ذنب سے بعض مقامات پر گناہ مراد ہے لیکن ہر ایک مذنب کیلئے سزا کا عام حکم کہین نہین۔ جیسا مجرم۔ فاسق۔ اثیم کے لئے ہے۔ مجرم کا ذنب گناہ ہے اسیطرح آثم اور فاسق کا ذنب بھی۔ لیکن محض مذنب ہونا گنہگار ہونا ثابت نہین کرتا۔ جبتک سیاق و سباق عبارت کا اسپر دلالت نہ کرتا ہو۔ ذنب وسیع معنی رکھتا ہے بہ نسبت ان تمام الفاظ کے جو گناہ کے لئے استعمال ہوئے ہین اور ذنب عصمت کے منافی نہین۔ کیا پادری جے ایم صاحب قرآن شریف سے کوئی مثال دیسکتے ہین جس مین یہ لکھا ہو کہ ہر مذنب کو دوزخ کی سزا ملیگی یا ہر ایک شخص خدا کے احکام کو توڑنیوالا ہوتا ہے اور آیت لَا یُسْئَلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ معترض کو کچھ فائدہ نہین دے سکتی کیونکہ ہم ابھی کہہ چکے ہین کہ مجرم کا ذنب گناہ ہوتا ہے کیونکہ ذنب کے معنی وسیع ہین بعض حالتون مین اس سے گناہ مراد ہوتی ہے اور بعض مین صرف بشری کمزوری اور یہی سبب ہے کہ خدا کے پاک کلام مین انبیا اور راستبازون کے لئے لفظ ذنب جرم فسق۔ اثم یا جناح استعمال نہین ہوا۔ اگر لفظ ذنب سے پیغمبرون کے حق مین بھی وہی مراد ہے جو ان کے مخالفون کے لئے ہے تو کیون قرآن مجید نے ہمیشہ بلا تبدل جرم۔ اثم اور فسق کے استعمال کو انکے واسطے جائز نہین رکھا۔ حالانکہ یہی الفاظ پیغمبرون کے مخالفین کے واسطے اکثر استعمال کیئے گئے ہین اور کیون اس نے مذنب کے لئے دوزخ کی سزا مقرر نہین کی جو اس نے مجرم۔ فاسق۔ اثیم

کے لئے کی ہے۔ کیون پادری صاحبان دیانت دار اور خدا ترس محققین کی طرح ان باتون پر غور نہین کرتے
یہ تو صاف ظاہر ہے کہ جب یہ لفظ خدا کے پاک مرسلون کے واسطے استعمال ہوتا ہے تو اس سے
بشری کمزوری ہی مراد ہوتی ہے۔ کیونکہ گناہ کے ٹھیک الفاظ جنسے صاف طور پر قرآن مجید مین خدا
کے احکام کی نافرمانی جسکا نتیجہ سزا ہے پائی جاتی ہے۔ شلاً جرم۔ اثم۔ فسق نبیون کے حق مین کبھی
استعمال نہین کئے گئے ہین۔ اور پیغمبرون کی نسبت اللہ تعالے بڑی تعریف کے الفاظ مین کہتا ہے
کہ "ہمنے تجھے جہان کے لئے رحمت کرکے بھیجا ہے" "یہ پیغمبر اپنے پاس سے کچھ نہین بولتا لیکن وہی جو خدا
کی طرف سے اسپر وحی ہوتی ہے" "جو تو نے کیا وہ تو نے نہین کیا بلکہ خدا نے کیا ہے" "کہدے اگر تم خدا
سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو کہ خدا تم سے محبت کرے" "میری دعائین میری قربانی میری
زندگی اور میری موت تمام خالص خدا کے لئے ہین" "مین نے بالکل اپنے آپ کو خدا کی مرضی کے تابع
کر دیا ہے" "اے شیطان تو میرے برگزیدون پر کچھ زور نہین رکھتا" "خدا نے کفر۔ فسق اور عصیان
کو تمہاری آنکھون مین مکروہ کر دکھایا ہے" نیز اور کئی مقامات بھی ہین جن مین انبیاء علیہم السلام۔ اور
راستبازون کی خدا تعالے نے ایسی تعریف کی ہے جس سے ان کا معصوم اور خدا کی نظر مین مورد
غضب نہ ہونا صاف پایا جاتا ہے +

مگر افسوس ہے کہ پادری صاحبان کی آنکھون پر کچھ ایسے پردے ہین کہ دوسرون کی خوبیان
تو ان کو عیب نظر آتے ہین اور یسوع کے عیب خوبیان معلوم ہوتی ہین۔ کس قدر صریح ظلم ہے۔ کہ
باوجودیکہ مسیح نے اپنے نیک ہونے سے انکار کیا اور صاف لفظون مین کہا کہ مجھے نیک مت کہو۔ مگر
پادری صاحبان ظلم عظیم کی حمایت مین اسکے ان الفاظ سے بھی اس کی بیگناہی کا ہی نتیجہ نکالتے
ہین۔ مگر لفظ **ذنب** کے معنون پر جسکے لئے قرائن پیش کئے جاتے ہین یہ اصرار کر رہے ہین کہ ذنب کے
معنے بشری کمزوری نہین ہو سکتے۔ اگر ان لوگون کے دلون مین خدا کا کچھ خوف ہوتا تو وہ ضرور حق کی طرف
توجہ کرتے۔ مگر تعصب نے انکو اندھے کر رکھا ہے کسی لفظ کے معنون کے فیصلہ کیلئے جو طریق ہوتا ہے ہم اسکو ذنب
کے معنون کے لئے پیش کرتے ہین اس کے رو سے آسانی سے فیصلہ ہو سکتا ہے کہ **ذنب** جب
انبیاء علیہم السلام کے لئے استعمال ہوتا ہے تو اسکے کیا معنے ہوتے ہین۔ کیا یہ امر قابل توجہ نہین
کہ قرآن شریف نے لفظ جرم۔ **اثم**۔ **فسق**۔ ہرگز ہرگز انبیاء علیہم السلام کے لئے استعمال نہین کیا

باوجودیکہ دوسو دفعہ سے بھی زیادہ یہ الفاظ گنہ گارون کے لیئے قرآن شریف مین آئے ہین۔ پھر کیا یہ امر قابل توجہ نہین کہ لفظ جرم۔ اثم۔ فسق کی صاف قرآن شریف مین تعریف کر دی گئی ہے کہ ہر ایک جرم۔ اثم۔ فسق کا مرتکب خدا کے حکم کی نافرمانی کرنے والا ہے اور اس نافرمانی کی اسکو سزا دیجاوے گی۔ لیکن ہر ایک مذنب کیلیئے خدا تعالے کیطرف سے سارے قرآن شریف مین کہین بھی جہنم کا وعید نہین؟ اور پھر کیا یہ امر قابل توجہ نہین کہ انبیاء کے لیئے قرآن کریم نے ایسے الفاظ استعمال کیئے ہین جو گناہ کے منافی ہین؟ پادری صاحبان کو چاہیئے کہ ان باتون پر غور کرین۔ پھر اگر ان کے ہاتھ مین ان کی کوئی تردید نہین تو کیون بیفایدہ انبیا کے گنہ گار ہونیکا شور ڈالا ہوا ہے۔ کیا خدا کے راستباز بندون پر تہمتین لگانے سے یسوع پاک ہو جائے گا۔ ان کو چاہیئے کہ پہلے گھر کی صفائی کرین اور یسوع کی بریت ثابت کرین اور پھر دوسرے مذاہب پر حملہ کرین +

ریویو آف ریلیجنز

یہ عجیب وغریب ماہواری مذہبی رسالہ قادیان ضلع گورداسپور سے ہر مہینے کی ۲۰ تاریخ کو نکلتا ہے۔ اسکے مضامین جو تمام مذاہب باطلہ کی تردید اور حصول حقیہ اسلام کی تائید مین ہوتے ہین۔ عموماً حضرت اقدس میرزا غلام احمد علیہ السلام صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود کی قلم سے نکلتے ہین۔ عیسائیون آریون۔ برھموؤن فلسفیون وغیرہ کے ہر ایک اعتراض کا جو وہ مذہب اسلام پر کرتے ہین جواب دیتا ہے۔ اس رسالہ کو یہ فخر بھی حاصل ہے کہ زبان انگریزی مین دنیا کے سامنے انگلستان امریکہ وغیرہ مین جاتا ہے۔ اور اس لئے اس کے مضامین مخصوصاً اس قسم کے ہوتے ہین جن سے اسلام کا چمکتا ہوا چہرہ نظر آئے اور اس کا رعب دلون پر قائم ہو۔ اور اس کے متعلق ہر ایک قسم کے شکوک وشبہات دور کئے جاوین +

قیمت

انگریزی رسالہ	ے	سالانہ مع محصول ڈاک	نمونے کا پرچہ ۸ /
اردو رسالہ معمولی کاغذ عہ / ولایتی کاغذ للعہ /	"	"	۴ / ۶ / ۶ پیسہ

علی الترتیب ملتا ہے۔ بغیر وصولی قیمت کے رسالہ کسی صاحب کے نام جاری نہین ہو سکتا۔ جو صاحب منی آرڈر کے ذریعہ قیمت ارسال نہ فرماوین ان کو چاہیئے کہ اپنی درخواست کے ساتھ اطلاع بھیجدین کہ پہلا پرچہ بذریعہ وی پی بھیجا جاوے +

(۲) یہ رسالہ تجارتی اشتہارات کے لئے بھی کھلا ہے بشرطیکہ وہ ہر ایک قسم کے فحش سے اور مبالغہ سے پاک ہون۔ اجرت اشتہارات کا نقشہ حسب ذیل ہے +

	پورا صفحہ	نصف صفحہ	چوتھائی صفحہ
سالانہ	للعہ /	دسہ /	دسہ /
ششماہی	دسہ	دسہ	عہ
سہ ماہی	دسہ	عہ	ہعہ /
ایک بار	ے	للعہ /	سے /

نوٹ۔ یہ رسالہ اخبار الحکم (جو مہینے مین چار بار قادیان سے نکلتا ہے) سے ایک بالکل الگ اور نرالی طرز کا رسالہ ہے جس مین حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین ہوتے ہین اور اخبار مین عموماً حضرت اقدس کی تقریرین مولوی عبد الکریم صاحب کے خطبے اور حکیم الامۃ کے وعظ دار الامان کی خبرین اور متفرق مضامین ہوتے ہین +